http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۲ تا ۲۸ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۹

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

میں آخری نبی اور تم آخری اُمت ہو

تحفظِ ختمِ نبوّت اور ہماری حکمتِ عملی

مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تاریخی خطاب

فتنۂ قادیانیت اور فتنۂ گوہر شاہی میں اشتراک

اللہ کی قربت انسان کا مقصدِ حیات

اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار

نومسلم ڈاکٹر عامر لطیف شاہد کے تاثرات

قیمت: ۵ روپے

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟

س...... قصر نماز کے لئے تین منزل ہونا ضروری ہے۔ ایک منزل کتنے کلو میٹر یا میل کے برابر ہوتا ہے؟

ج...... مختار قول کے مطابق ایک منزل ۱۶ میل اور تین منزل ۴۸ میل کے برابر ہوتی ہے۔ اور ۴۸ میل کے ۷۷ کلو میٹر بنتے ہیں۔

نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے:

س...... کیا نماز قصر کی رعایت صرف پہلے وقتوں کے لئے تھی جبکہ لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے یا اب بھی ہے؟

ج...... صرف پہلے وقتوں کے لئے نہیں تھی بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔

مسافر شہر کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر پڑھے گا:

س...... ایک مسافر جو کہ کسی گاڑی کے ذریعہ سفر کر رہا ہے وہ گاڑی کچھ ہی دیر بعد روانہ ہونے والی ہے یا روانہ ہو چکی ہے لیکن اس نے ابھی ۴۸ میل کا فاصلہ طے نہیں کیا ہے اس وقت اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا اس نماز کو بھی قصر پڑھیں گے؟

ج...... جب مسافر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کی نیت کر کے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو قصر شروع ہو جائے گی۔

قصر نماز کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے؟

س...... میرے گاؤں سے پشاور شہر کو تین راستے جاتے ہیں، ایک راستہ اڑتالیس میل کا ہے جو سڑک اور سواری کا ہے اور ہمیشہ ہم لوگ ۴۸ میل والے راستہ پر پشاور کی طرف جاتے ہیں اور دوسرا راستہ چالیس میل سواری کا راستہ ہے اور تیسرا راستہ پیادہ ۳۵ میل کا ہے۔ جب میں ۴۸ میل پر پشاور کو جاتا ہوں تو مجھے نماز قصر کا حکم ہے یا دوسرے راستے کا حکم ہے؟ نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں؟ شرعی حکم ارشاد فرمائیں۔

ج...... جس راستہ پر سفر کیا جائے اس کا اعتبار ہے اگر وہ اڑتالیس میل ہو تو قصر لازم ہے، خواہ دوسرا راستہ اس سے کم مسافت کا ہو۔

کیا شہر سے ۷۰ کلو میٹر دور جانے آنے والا ٹرک ڈرائیور مسافر ہوگا؟

س...... میں ریتی بجری کا ٹرک چلاتا ہوں اور سپر ہائی وے روڈ پر تقریباً ۷۰ کلو میٹر آگے جا کر بجری لاتا ہوں۔ اگر میں وہاں ندی پر پہنچ جاؤں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا میں نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں اور خدانخواستہ اگر قضا ہو جائے تو واپس کراچی آکر مسافرانہ قضا ادا کروں یا پوری؟

ج...... اگر آپ کراچی کی حدود ختم ہونے کے بعد ۴۸ میل (۷۷ کلو میٹر) یا اس سے زیادہ دور جاتے ہیں تو نماز قصر کریں گے، سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کی جائے تب بھی قصر ہی پڑھتے ہیں، مگر ۷۰ کلو میٹر قصر کی مسافت نہیں۔ اس لئے آپ وہاں پوری نماز پڑھیں گے۔

ریلوے ملازم مسافر کی نماز:

س...... میں ریلوے میں ملازم ہوں میری ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوتی ہے میں کراچی سے کوئٹہ گاڑی کے ساتھ جاتا ہوں کوئٹہ سے کراچی، پھر کراچی سے سکھر اور واپسی پر کراچی سے سرگودھا جاتا ہوں۔ اسی طرح میری ڈیوٹی کا سرکل چلتا ہے میری رہائش اور فیملی کراچی میں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مجھے دوران سفر قصر نماز پڑھنی چاہئے یا کہ پوری نماز پڑھنی چاہئے جب کہ گاڑی کے اندر مجھے تمام سہولتیں دستیاب ہیں؟ اسپیشل کمرہ میرے پاس ہے جس میں ایئر کنڈیشن ہے۔ میں اور میرا عملہ پوری نماز پڑھتے ہیں آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ ہم قصر نماز پڑھیں یا کہ پوری؟ خدا آپ کو جزا دے۔

ج...... کراچی سے باہر سفر کے دوران آپ قصر کریں گے، اور کراچی آکر پوری نماز پڑھیں گے، آپ کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے لیکن سفر کے احکام اس پر بھی لاگو ہیں۔

ایک ہفتہ ٹھہرنے کی نیت سے اپنے گھر سے ساٹھ میل دور رہنے والا شخص نماز قصر کرے:

س...... میں نوکری کی غرض سے زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہوں اور منزل اکثر ۵۰ یا ۶۰ میل سے زیادہ ہوتی ہے اور میں ہمیشہ ایک ہفتہ کی نیت کر کے گھر سے جاتا ہوں اور ہر جمعرات کو واپس آجاتا ہوں ان مقامات پر قصر نماز پڑھی جائے یا کہ پوری؟

ج...... ملازمت کی جگہ اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تب تو آپ وہاں مقیم ہوں گے ورنہ مسافر۔ آپ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں تاکہ قصر کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ بہر حال اگر اکیلے نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو قصر ہی کریں۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد ۱۸ | ۲۲ تا ۲۸ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ ۴۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

مائیکل وزرائن

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- یورپی آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم پر اصرار .... (اداریہ) 4
- تحفظ ختم نبوت اور ہماری حکمت عملی .... (حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ) 6
- فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی میں اشتراک .... (میاں جمیل احمد بالاکوٹی) 11
- قبول اسلام کے بعد ڈاکٹر عامر لطیف شاہد کے تاثرات .... (ڈاکٹر عامر لطیف شاہد) 13
- اللہ کی قربت .... انسان کا مقصد حیات .... (جناب محمد سعید علوی) 16
- اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار .... (مولانا محمد عمر جالپوری) 19
- اخبار ختم نبوت 23

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس: 35,STOCKWELL GREEN LONDON,SW9,9HZ, U.K. PHONE:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان، فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم پر اصرار

جنرل مشرف کی موجودہ حکومت نے جب سے آئین معطل کیا ہے ملک کی دینی قوتیں اور مذہبی جماعتیں خاص کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بار بار مطالبہ کیا جارہا ہے کہ عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کیا جائے اور اب تو صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ علماکرام تسلسل کے ساتھ اس مطالبہ کو اپنے بیانات میں دھراتے نظر آتے ہیں' اگرچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے مطالبہ پر وزارت قانون نے اس کی وضاحت کی کہ یہ دفعات معطل نہیں ہیں۔ چند دن قبل اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی وضاحت کی اور سیکورٹی کونسل کے عالم دین اس کی وضاحت کرچکے ہیں' صدر پاکستان نے بھی یقین دھانی کرائی ہے اور اس سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر بار بار کی وضاحت کے باوجود کیوں اس پر اصرار ہے کہ قادیانیوں سے متعلق ترامیم عبوری آئین میں شامل کی جائیں؟ دراصل بات یہ ہے کہ قادیانیوں کا کام ہی مکاری ہے اور وہ حکمرانوں اور اقتدار پر قابض لوگوں کو غلط راہ دکھا کر ان سے غلط کام کرانے میں ہر حربہ اختیار کرتے ہیں۔ جنرل ضیاالحق مرحوم نے آئین معطل کیا انہوں نے شرارت شروع کی' کلمہ طیبہ آویزاں کرنا شروع کردیا اب مسلمانوں نے احتجاج کیا تو پوری دنیا میں واویلا مچادیا کہ عجیب مسلمان ہیں کلمہ طیبہ سے روکتے ہیں' مسلمان اور کافر دونوں مغالطہ میں آگئے اور مسلمانوں کو سمجھانے لگے کہ کلمہ طیبہ سے کیوں روکتے ہو؟ اللہ بھلا کرے' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا کہ انہوں نے واضح کیا کہ کلمہ طیبہ سے ان کا مقصد کلمہ طیبہ کی توہین ہے اور محمد رسول اللہ سے نعوذ باللہ یہ مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ اس دوران عدالتی فیصلہ نے واضح کردیا کہ قادیانیوں کا کلمہ طیبہ سے مقصد کلمہ طیبہ کی توہین ہے اور شعائر اسلام استعمال کرنے کا مقصد مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ آخر کار اس سے مجبور ہوکر صدر جنرل ضیاالحق مرحوم نے آرڈی نینس جاری کیا اور یہ سلسلہ بند ہوا۔ اور جب سے جنرل مشرف نے آئین معطل کیا ہے تمام تر وضاحتوں کے باوجود قادیانی شرارتوں سے باز نہیں آرہے اور انڈر گراؤنڈ اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح ان ترامیم کو ختم کردیں' کبھی عیسائیوں کو آگے کرتے ہیں۔ کبھی این جی اوز کے ذریعہ شرارتیں کرتے ہیں تاکہ کسی طرح ان ترامیم یا اس آرڈی نینس کو ختم کرنے کی صورت پیدا ہو۔ یہ وہ وجوہات ہیں کہ جن کی بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ قادیانیوں سے متعلق ترامیم کو عبوری آئین میں شامل کیا جائے اس سلسلے میں تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس ۸/ مئی کو لاہور میں بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ اس مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے کیا لائحہ عمل طے کیا جائے؟ اس لئے جنرل مشرف صاحب سے یہی درخواست کریں گے کہ وہ اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور فوری طور پر عبوری آئین میں ایک دفعہ کا اضافہ کریں جس کے ذریعہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کے تحفظ کا اعلان کریں۔

مغرب کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی ضرورت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کے تحت "کمیونٹی کی ترقی میں مساجد کے کردار" کے موضوع پر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے ہائی کمشنر جناب اکبر ایس احمد نے وزیر تعلیم برطانیہ کیٹ ہوئی کی موجودگی میں کہا کہ اسلام دین رحمت ہے اور رحمن اور رحیم کے دو الفاظ مسلمان ہر روز نماز میں ادا کرتے ہیں' ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت عالم بنا کر بھیجا گیا لیکن ذرائع ابلاغ نے مغرب کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کی جس کی وجہ سے مغرب اسلام سے خوفزدہ ہے اور اس کو دہشت گردی کا مذہب سمجھتا ہے۔ مغرب کو اسلام کی اصل حقیقت کی طرف توجہ دینا چاہئے اسی میں ان کے مسائل کا حل ہے۔ جناب اکبر ایس احمد نے بہت اچھی بات کہی لیکن ہم اس میں اضافہ کریں گے کہ دراصل اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کی یہ روایت نئی نہیں ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے وقت سے ہی یہود و نصاریٰ اس کے مخالف ہوگئے اور ان کے پادری اور مذہبی رہنما اسلام کو

ختم کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کرنے لگے یہاں تک کہ شام کے سفر کے عیسائی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب سے کہا تھا: "ان کو شام نہ لے جاؤ وہاں کے پوپ اور یہودی علما ان کو قتل کردیں گے۔" دراصل اسلام کی مخالفت یہ مذہبی رہنما تعصب کی بنا پر کرتے ہیں اور ان کی شروع سے ہی یہ کوشش ہے کہ اسلام کا راستہ روکیں لیکن اسلام اپنی فطرت اور رحمت کی وجہ سے لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے' اس وقت چونکہ ذرائع ابلاغ پر یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہے اس لئے وہ ان ذرائع ابلاغ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف رات دن استعمال کر کے مسلمانوں کے خلاف فضا بناتے رہتے ہیں' اس لئے اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ذرائع ابلاغ کی اس جنگ میں مغرب کا سامنا کریں اور یہ اسلام کو بدنام کرنے کی سازش ناکام بنادیں' اس وقت یہودیت اور عیسائیت ودیگر مذاہب باطلہ کے ساتھ مل کر اسلام کو مٹانے کے درپے بھی مخلوط معاشرہ ہے ان کے عزائم کو ناکام نہیں بنایا جاسکے گا بلکہ مسلمانوں میں ایمانی جذبہ پیدا کرنے اور اپنے دین پر مضبوطی سے جمے رہنے اور ان پر عمل کرنے میں اسلام کو تحفظ حاصل ہوگا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے حکمران ارباب اقتدار • غیر مسلم ممالک میں سفرا اسلام کے بارے میں مضبوط مؤقف اختیار کریں' اسلام پر عمل کر کے اسلام کی عملی شکل ان کے سامنے رکھیں' اسلام کے بارے میں حقائق سے ان کو آگاہ کریں' جہاد کے فلسفے سے روشناس کرائیں' معذرت خواہانہ اور ان کو خوش کرنے کا رویہ بہت زیادہ نقصان دہ ہے' مغرب کو راضی کرنے کے لئے ان جیسی شکلیں' ان جیسے اخلاق یا ان جیسا لباس یا ان جیسے تہذیب و تمدن اپنانے سے اسلام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے' آج ایک عمل ان کی وجہ سے چھوڑا کل تمام اسلام چھوڑنا پڑے گا۔ قرآن کریم نے واضح اعلان کردیا:

"یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کی ملت کی اتباع نہ کرو۔"

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح اعلان کیا تھا:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں نقص ہو اور ابوبکر زندہ ہو ؟! اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا' چاہے میرے بدن کو جانور نوچ لیں۔"

آج اسلام کی صحیح عملی شکل پیش کرنے اور اسلام پر مضبوطی سے جمے رہنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے ہم اسلام کو غلبہ عطا کرسکتے ہیں' مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے فرمایا تھا: "آج کی ضرورت اسلامی سوسائٹی کا قیام ہے تاکہ اس کو دیکھ کر یورپ مسلمان ہو جائے۔" یورپ کی تہذیب کو اپنا کر مسلمان یورپ کے لوگوں کو اسلام کی دعوت نہیں دے سکتے کیونکہ اس تہذیب سے تو وہ خود عاجز ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن یورپ کو مسلمان بنا سکتا ہے' یہ فلسفہ حکمرانوں کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔

دینی مدارس کے خلاف دوبارہ مہم کا آغاز

موجودہ حکومت کے آنے سے دینی مدارس اور جہادی قوتوں کے خلاف پروپیگنڈہ مہم بند ہوگئی تھی اور اہل دین نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔ لندن میں وزیر داخلہ نے واضح اعلان کیا کہ: "دینی مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی کی تربیت نہیں دی جاتی۔" لیکن ۸ / محرم الحرام سے وزیر داخلہ کے لب ولہجہ میں تبدیلی آئی اور انہوں نے دوبارہ دینی قوتوں کے خلاف سابقہ حکمرانوں کی زبان بولنا شروع کردی۔ اس طرح جنرل مشرف کے لہجے میں بھی تبدیلی آئی ہے جو حکومت کی پالیسی کی تبدیلی کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔ ہم ارباب اقتدار سے یہی کہیں گے کہ امریکہ اس وقت دین کو مٹانے کے درپے ہے اور اپنی راہ اور اپنے پروگرام عالمی بدمعاشی اور اجارہ داری کے سلسلہ میں دینی مدارس اور علماء کرام کو رکاوٹ سمجھتا ہے' اس نے سپر طاقت روس کا حشر ان بے کس علماء کرام اور طلباء کے مقابلہ میں دیکھ لیا ہے۔ اب ان کی نیندیں حرام ہیں' اس لئے وہ حکومت کو ان کے خلاف کارروائی پر آمادہ کرتا ہے' لیکن جس حکمران نے ایسا کیا اس کا انجام بہت خطرناک ہوا اس لئے موجودہ حکومت خاص کر وزیر داخلہ کو اپنے لب ولہجہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے' ورنہ علماء کرام اٹھ کھڑے ہوئے تو حکومت کا باقی رہنا مشکل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ دینی مدارس اپنا فریضہ قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

قسط نمبر ا

تحفظِ ختمِ نبوّت اور ہماری حکمتِ عملی

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ ۱۹۷۰ء میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تاریخی خطاب

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

خطبہ کے بعد فرمایا حضرات تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ آخری اجلاس اور آخری تقریر ہے اس اجلاس میں ہمارے محترم مہمان جناب بریگیڈیئر گلزار احمد صاحب نے عالمی جہاد پر بصیرت افروز تقریر فرمائی ہے۔ ہم سب تحفظ ختم نبوت کے اراکین اپنے اس معزز مہمان اور تمام شرکت کنندگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں مسئلہ ختم نبوت پر تقریر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا' اپنے عادات کے مطابق تبرک کے لئے ختم نبوت والی آیت تلاوت کر دی ہے۔

چند متفرق باتیں عرض کروں گا آرام و اطمینان سے بیٹھو توجہ سے سنو میری دلی خواہش ہے کہ تمام مسلمان چاہے پڑھے ہوئے ہوں چاہے ان پڑھ ہوں مرزائیوں کے خلاف تبلیغ دین میں مصروف ہو جائیں۔ مولوی حضرات کو بلانے کی ضرورت ہی نہ رہے اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم میں سے جو آدمی پندرہ منٹ مجھے دے گا اور جو کچھ اسے مرزائیت کے خلاف پڑھا دوں اسے یاد رکھ لے تو ساری زندگی مرزائیوں کے بڑے سے بڑے مبلغ سے شکست نہیں کھائے گا' ذرا غور سے سن لیں۔

دنیاوی مال و اسباب کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ مگر غضب ہے کہ اپنے دین و ایمان کو بچانے والا' اس کی حفاظت کرنے والا اگر قتل ہو جائے تو وہ شہید نہ ہو۔ (الحدیث)

﴿لا اکراہ فی الدین﴾ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ دین اسلام قبول کرے۔

فیصلہ کریں کہ یہ قیاس کتنا غلط ہے۔

ملکی تقسیم سے پہلے میں ابھی جالندھر میں تھا' زمیندار میں ایک مضمون شائع ہوا کہ فیروزپور میں عورتوں نے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی ہے اور اس میں عورتوں نے اپنے حقوق کے حصول میں معرکۃ الآرا تقاریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جب مردوں کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں تو ہمیں بھی یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ ہم بھی بیک وقت چار مردوں سے نکاح کر سکیں۔ آخر ہم بھی تو اولاد آدم علیہ السلام ہیں۔

فرمایئے! کیا خیال ہے ہمارے منصف مزاج اور رحم دل لوگوں کا؟

بعینہ اسی طرح میری گورنمنٹ کے بعض افسر اور تعلیم یافتہ طبقہ کے بعض حضرات کو اکثر کہتے سنا گیا ہے کہ آخر مسلمانوں کی طرح مرزائیوں کو بھی تبلیغ کا حق حاصل ہے' میں ان لوگوں کی توجہ کے لئے پوری ذمہ داری سے علی الاعلان کہتا ہوں انہیں غور سے سن لینا چاہئے کہ مسلمان کی سلطنت میں یہودی اور عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے' اور دوسرے کافروں کو بھی اجازت دی جا سکتی ہے مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اسلامی سلطنت میں ایک مرتد کو بھی کفر و ارتداد کی تبلیغ کی اجازت دی جائے۔

یہاں ایک مغالطہ دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ یعنی دین کے بارے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ دین میں جبر و اکراہ نہیں ہے یوں سمجھئے کہ اگر آپ کا مال زبردستی لوٹ لیا جائے تو یہ لوٹ مار حرام ہے یا حلال؟ یقیناً حرام ہے لیکن اگر آپ اپنا مال پوری قوت سے بچائیں تو کیا یہ بھی حرام ہوگا؟ ہرگز نہیں اب سنئے شریعت میں تو اگر ایک آدمی اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ خدا کے ہاں شہید ہوتا ہے: "من قتل دون مالہ او عرضہ فھو شہید" اب کیا کہلائے گا؟ مسلمان یا مرزائی؟ حالانکہ اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کیا ہے' تو ثابت یہ ہوا کہ مرزائی اگرچہ مسلمانوں جیسا کلمہ پڑھتے ہیں' باقی عبادات کی ظاہری شکل و صورت بھی ان جیسی ہی ہے' مگر وہ

اب ایک الگ قوم تصور ہوں گے جب کسی شخص نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا اعلان کیا یا کسی نئے مدعی کی نبوت تسلیم کر لی تو وہ دونوں دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو گئے۔

اظہار ہمدردی:

تعلیم یافتہ طبقہ اور ملازمین حضرات مرزائیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کرتے ہیں کہ جناب مرزائی بھی تو آخر اس ملک کے باشندے ہیں' یہاں جمہوری طرز حکومت ہے' آئینی طور پر انہیں بھی اس ملک میں تبلیغ کا اتنا ہی حق حاصل ہے' جتنا کہ دوسرے مسلمانوں کو جب آپ کو یہاں تبلیغ سے کوئی روک نہیں سکتا تو پھر مرزائیوں کو بھی حق حاصل ہے۔

یہ کتنا بڑا مغالطہ ہے ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ باتیں کر رہا ہے' تو آپ بھی اس کی عورت کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دیں اور دلیل آخر یہ ہو کہ جب آپ کو اس سے باتیں کرنے کا حق حاصل ہے تو ہمیں بھی حق ہے کہ ہم باتیں کریں۔

ایک آدمی سائیکل چلائے جا رہا ہے' آپ اسے سائیکل پر سے اتار کر سائیکل پر خود سوار ہو جائیں اور کہیں کہ جب آپ کو سارا دن سائیکل پر سوار رہنے کا حق ہے تو کچھ دیر کے لئے یہی حق ہمیں بھی حاصل ہونا چاہئے۔ ایک آدمی اپنی عمدہ اور خوبصورت کار چلائے آ رہا ہے اور آپ اسے فوراً روک دیں اور کہیں ٹھہریئے صاحب! جب آپ کو اس پر سوار ہونے اور چلانے کا حق حاصل کرنے میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اب خود اس کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ مذہب تبدیل کرتے وقت دوسرے نبی کی نبوت کو تسلیم کرنے سے پیشتر اپنے سابقہ نبی کی نبوت کا انکار کر دے' چنانچہ عیسائی بنتے وقت اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا' لیکن اس کا اس مذہب اور اس کی قومیت بدل گئی' مگر بایں ہمہ صورت حال یہ ہے کہ جب اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت تسلیم کر لی ہے تو اب ہم اسے یہودی نہیں کہہ سکتے بلکہ اب ہم اسے عیسائی تسلیم کریں گے اور وہ اب اسی قوم میں شمار ہو گا' خدا کی قدرت کچھ عرصہ بعد وہی عیسائی حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیتا ہے' آپ کی نبوت و رسالت کو تسلیم کر لیتا ہے تو اب اسے عیسائی نہیں کہیں گے بلکہ اب وہ مسلمان ہو گیا اور ہم اسے مسلمان قوم میں شمار کریں گے! حالانکہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔

اب ایک آدمی پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تینوں انبیاء علیہم السلام کی نبوت تسلیم کرتا ہے۔ اور وہ مسلمان کہلاتا ہے' حالانکہ تینوں مذاہب اور قومیں جدا جدا ہیں' میں کہتا ہوں اگر وہی آدمی دس سال تک مسلمان رہا' اب اسے فیکٹری کا لالچ دیا گیا' شادی کے لئے حسین دوشیزہ سے بات چیت کرا دی گئی اور یہاں تک معاملہ طے کرا دیا اگر پسند آ جائے کہ اسے قبول کر لینا ورنہ تمہاری مرضی' یہ افسانہ نہیں ہے شاعرانہ گفتگو نہیں ہیں' یہ ایک ابھی کا واقعہ ہے۔

مجھے ننکانہ صاحب جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک جلسہ میں مجھے تقریر کرنا تھی ایک حافظ صاحب نے مجھے یہ سارا واقعہ سنایا کہ یوں ہوا ہے' اور اس قسم کا لالچ بھی دیا جا چکا ہے اب آپ ہی کہئے نوجوان کیوں نہ مرزائیت کو قبول کرے' الغرض وہ آدمی کسی نہ کسی لالچ کا شکار ہو کر مرزا غلام کی نبوت کا اقرار کر لیتا ہے اور اسے نبی تسلیم کر لیتا ہے' اب آپ انصاف سے فرمائیں وہ مسلمان رہا؟

محمد رسول اللہ کی مرزائی تفسیر:

چنانچہ مرزا غلام احمد نے قرآن پاک کی اس آیت:

"محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ...... الخ"

مرزا قادیانی نے آیت مذکورہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ! جب یہ مان لیا گیا کہ "محمد رسول" سے مراد چراغ بی بی کا بیٹا غلام مرتضیٰ کا لڑکا ہے اور جب مسلمان کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے بیٹے عبدالمطلب کے پوتے' حضرت فاطمہؓ کے والد ماجد' اور حضرت حسن و حسینؓ کے نانا ہوتے ہیں۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مکہ میں پیدا ہوئے اور آج کل مدینہ منورہ کے گنبد خضریٰ کے سائے میں آرام فرما ہیں' مسلمان جب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں تو اس میں غلام احمد کی نبوت کا اقرار نہیں کرتے بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا اقرار کرتے ہیں مگر یہی کلمہ جب مرزائیوں کی زبان سے نکلتا ہے تو ان کی مراد مرزا غلام احمد سے ہوتی ہے اور وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں' بدیں صورت مسلمانوں اور مرزائیوں کا کلمہ ایک نہ ہوا۔

قومیت کے اختلاف کی ایک استدلالی مثال:

میں یہ بات ایک مثال سے اچھی طرح واضح کئے دیتا ہوں' مثلاً ایک آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر تسلیم کرتا ہے' ہم اسے کیا کہیں گے؟

یہودی! پھر وہی شخص کچھ عرصہ بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پاتا ہے اور وہ عیسائی ہو جاتا ہے' حالانکہ جب اس نے عیسائیت کو قبول کیا تھا۔

اس سلسلہ میں اپنے کالجیٹ دوستوں سے خصوصی گزارش کرنا چاہتا ہوں:

"میرے پڑھے لکھے بھائیو! آپ حضرات کو یہاں ایک اشکال ہو گا کہ مرزائی بھی مسلمانوں جیسا کلمہ پڑھتے ہیں اور باقی معاملات بھی..... مسلمانوں کی طرح سرانجام دیتے ہیں' پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق ہوا؟"

یہاں ایک بات ذہن نشین ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' نبوت و رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہو چکا ہے۔ میں خاتم الانبیاً ہوں؟ میرے بعد جو شخص بھی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

آپ حضرات یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ مرزائی حضرات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ نہیں پڑھتے' آپ کہیں گے مولوی صاحب! ہم نے ان کا کلمہ سنا ہے' اس کے الفاظ تو وہی ہیں جیسے مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کے ہیں۔

یہ بات آپ کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں' یہاں میں نے ابھی ایک آواز دی تھی۔

"عطاء الرحمن" جہاں تک اس آواز اور بہت سے اسی نام کے عطاء الرحمن بیٹھے ہیں' میری آواز پر کسی دوسرے عطاء الرحمن نے آنے اور لبیک کہنے کی کوشش نہیں کی' میری آواز پر میرا بھائی عطاء الرحمن ہی آیا اور اس نے ہی سمجھا کہ بھائی مجھے آواز دے رہا ہے اور مجھے بلاتا ہے' ایسے ہی اگر کوئی شخص اپنے لڑکے' اپنے بھائی یا اپنے کسی رشتہ دار کو آواز دے گا تو آواز پر وہی شخص آئے گا جسے بلایا جارہا ہے' ہمنام کئی دوسرے آدمی بھی ہوا کرتے ہیں' لیکن ان میں سے کوئی آدمی آنے کی کوشش نہیں کرے گا' مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد محمد رسول اللہ ہے۔

پیشگوئی نمبر ۱:

مرزا غلام احمد صاحب نے کہا کہ:

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔"

(تذکرہ ص ۵۹۱ طبع سوم)

نہ مکے مرانہ مدینے ساری دنیا جانتی ہے کہ لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا' اب بتاؤ پیشگوئی سچی ہوئی یا جھوٹی؟

پیشگوئی نمبر ۲:

میاں منظور محمد لدھیانوی مرزا صاحب کا ایک مرید تھا' اس کی بیوی کا نام محمدی بیگم تھا' (یہ محمدی بیگم آسمانی منکوحہ نہیں بلکہ دوسری تھیں) وہ حاملہ تھیں' مرزا صاحب نے الہام کے ذریعے فرمایا کہ:

"میاں منظور کے گھر لڑکا پیدا ہو گا۔"

خدا کی شان اس دفعہ لڑکی پیدا ہوئی' لوگوں نے شور مچایا کہ مرزا کی پیشگوئی جھوٹی نکلی مرزا صاحب آگ بگولے ہوا' کہا کہ ہم نے کب کہا تھا کہ اس دفعہ لڑکا پیدا ہو گا' وہ ضرور پیدا ہو گا' بعینہ مرزا صاحب نے وہی جواب دیا جو مکار تعویذ کرنے والے دیا کرتے ہیں' ایک پیر صاحب تعویذ پر لکھ دیتے تھے لڑکی نہ لڑکا' چند سال کے بعد مرید واپس آکر عرض کرتا ہے کہ میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے میں نے لڑکا مانگا تھا آپ کا تعویذ غلط نکلا پیر صاحب..... نہ لڑکا اگر آکر کوئی عرض کرتا کہ میرے تو لڑکا ہوا ہے میں نے لڑکی کی درخواست کی تھی۔ تو تعویذ کھول کر دکھادیتے کہ میں نے لکھا تھا لڑکی نہ لڑکا۔ میری بات پوری ہوئی اور اگر کوئی بدقسمت کہتا کہ میرے ہاں تو کچھ بھی نہیں ہوا تو کھول کر دکھادیتے کہ میں نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہے کہ لڑکی نہ لڑکا کچھ بھی نہیں۔ اس طرح مرزا صاحب نے کہا اگر اس دفعہ لڑکا پیدا نہیں ہوا تو کوئی بات نہیں ہم نے بھی اس دفعہ کی قید نہیں لگائی تھی' لڑکا ہو گا اور ضرور ہو گا اور اس کے نو نام ہوں گے:

"(۱) کلمۃ العزیز' (۲) بشیر الدولہ' (۳) کلمۃ اللہ خاں' (۴) شادی خاں' (۵) وارڈ' (۶) عالم کباب' (۷) ناصر الدین' (۸) فاتح الدین' (۹) ہذا یوم مبارک۔"

(اخبار البدر ۲۱ جون ۱۹۰۶ء)

ساری دنیا جانتی ہے کہ پہلے حمل سے لڑکی ہوئی جو تین ماہ کے بعد فوت ہو گئی' ۶ ماہ کے بعد محمدی بیگم فوت ہو گئی۔ سال کے بعد میاں منظور محمد فالج سے فوت ہو گیا' یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

مرزا صاحب کے مرید منظور الٰہی نے البشریٰ میں اس پیشگوئی کو درج کرکے انتہائی بے کسی و بے بسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پر ایک نوٹ لکھا کہ:

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کب اور کس رنگ میں ہوگی۔ گو حضرت اقدس نے یہ وعدہ محمدی بیگم کے ذریعہ سے فرمایا تھا مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے اس لئے اب نام کی تخصیص نہ رہی بہر صورت یہ پیشگوئی متشابہات سے ہے۔" (البشریٰ ص۱۱۶ جلد ۲)

پیشگوئی اور متشابہات جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے' وہ پیشگوئی کیسی جو متشابہات کیسے جو پیشگوئی ہو' ان دونوں چیزوں میں بعد المشرقین ہے۔ مولانا نے کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ مرزائی پٹواری کا مقابلہ مسلمان پٹواری کرلے' درزی مرزائی کا مقابلہ مسلمان درزی کرلے' قلی مرزائی کا مقابلہ قلی مسلمان کرلے' مزدور مرزائی کا مقابلہ مزدور مسلمان کرلے الحمدللہ! میری یہ اسکیم کافی حد تک کامیاب ہوچکی ہے۔

میں نے لاڑکانہ میں تقریر کی اسٹیشن لاڑکانہ کا عملہ میری تقریر میں آیا تھا' میری اس اسکیم کو انہوں نے قبول کیا مرزا صاحب کی کشتی نوح لے کر مرزا صاحب نے ایک چکربازی کرلی ہے کہ میں مسیح اور عیسیٰ ابن مریم اس طرح بنا ہوں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھے مریم بنایا پھر مجھے حمل ہوا مجھے دردزہ ہوا میں کھجور کی طرف گئی' اور میں ولد میں پیدا ہوا لہٰذا عیسیٰ ابن مریم بنا' اسی حوالہ کو انہوں نے خوب استعمال کیا ہے' اب کوئی مرزائی ان سے بات نہیں کرسکتا۔

ایک دفعہ شیخوپورہ تقریر ہوئی میں نے اپنی ماؤں اور بہنوں سے اپیل کی کہ اگر مرزائی عورتیں جھوٹے شیخ کی تبلیغ کرتی ہیں تو تم سرور کائنات کی ختم نبوت کی تبلیغ کیوں نہیں کرتیں اور میں نے ان کو ایک سبق پڑھایا کہ سیرت المہدی میں لکھا ہے کہ:

"ایک عورت بھانو نامی مرزا صاحب کو خلوت میں دباتی تھی' جو شخص کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں دبوالے' وہ شریف آدمی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ نبی ہو۔"

چھوٹی چھوٹی اسکول کی لڑکیوں نے بھانو بھانو' یاد کرلیا' حسن اتفاق کہ وہاں کی اسکول مسٹرس مرزائی عورت تھی' دوسرے دن جب کمرہ میں استانی آئی تو ایک لڑکی نے کہا:

"استانی صاحبہ! آپ کا مرزا بھانو سے دبواتا کیوں تھا؟ اس نے اس لڑکی کو ڈانٹا ہی تھا کہ دوسری بولی نہیں جی استانی صاحبہ ہمیں ضرور بتاؤ کہ وہ بھانو کون تھی جو آپ کے مرزا صاحب کو دباتی تھی؟ استانی اسے خاموش کرا رہی تھی کہ تیسری بولی ہم سبق نہیں پڑھیں گے جب تک ہمیں آپ اپنے مرزا صاحب کی بھانو کا حال نہ سنائیں۔"

استانی تنگ آکر اسکول کو خیرباد کہتی ہے اور اپنے والد کو جاکر کہا کہ یا میرا تبادلہ کروا دیں میں مرزائیت چھوڑتی ہوں چھ ماہ کے بعد میرا وہاں جانا ہوا دوستوں نے یہ قصہ سنایا میں نے کہا کہ ابھی تو چیاں شروع ہوئی ہیں' ہم نے تو تمام کو تیار کرنا ہے پھر دیکھنا کہ کیا مزے آتے ہیں۔

مولانا نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ: "جب سے پاکستان بنا ہے میری رائے میں دین اور ملک کو جو نقصان ایوب خان کے دور حکومت میں پہنچا ہے' شاید کبھی نہ پہنچا ہو اور مرزائیت کو جو فروغ ایوب خان کے عہد میں ہوا ہے' پہلے اتنا نہیں تھا گو ہماری تحریک تحفظ ختم نبوت ظاہراً کامیاب نہ ہوئی اور ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے' لیکن عملاً اس کا بہت اثر ہوا' ظفراللہ کو اس وقت وزارت سے علیحدہ نہ کیا گیا لیکن انتخاب کے وقت تمام سیاستدانوں نے حکومت کو مشورہ دیا کہ اگر ظفراللہ کو علیحدہ نہ کیا گیا تو مسلم لیگ الیکشن میں شکست فاش کھائے گی۔"

میں نیک تو نہیں ہوں لیکن نیکوں کی صحبت ضرور میسر آئی ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کسی شخص نے گھریلو ناچاقی کی بنا پر اپنی عورت کو طلاق دینے کا فیصلہ کرلیا اس کے دوست نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ اپنی بیوی کو طلاق دے رہے ہیں' کیا یہ صحیح ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں دوست نے کہا کہ کیوں وہ بولا کہ میرے گھر کا معاملہ ہے۔ میری بیوی ہے میں کیوں بتاؤں۔ دوست خاموش ہوکر چلا گیا چند روز بعد اس نے طلاق دے دی ہے' دوست نے کہا کہ اب بتاؤ کہ طلاق کیوں دی؟ وہ کہنے لگا کہ اب وہ دوسرے کے نکاح میں ہے' دوسرے کی بیوی کی شکایت کیوں کروں؟ ایوب خان مرحوم کی باتیں بھی اب میں کیوں کروں؟

صدر یحییٰ کی آمد:

جناب خان محمد یحییٰ خان صاحب فیلڈ مارشل نے پاکستان کی زمام اقتدار سنبھالی ہے' مثل مشہور ہے:

"تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو"

میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ آپ چاہے اس سے ہزار اختلاف کریں کہ یحییٰ خان کے ملک سنبھالنے سے ملک تباہی کے گڑھے سے بچ گیا ہے اور ۳۰۳ بددیانت افسروں کو نکالا ہے' ان ۳۰۳ لوگوں کو کن سے تشبیہ دوں (بریگیڈیئر صاحب' لات و ہبل) ہاں ہاں جس طرح مکہ میں لات و ہبل تھے' اس طرح یہ ۳۰۳ غدار اور بددیانت پاکستان کے لات و ہبل تھے۔ ایوب خان جس راہ پر چلے تھے اور ان کا جو ارادہ تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ اگر میں مر بھی جاؤں تو بھی پاکستان کا صدر رہوں' قیامت تک صدارت میرے ہی حصہ میں رہے۔

خان محمد یحییٰ خان نے آتے ہی اعلان فرمایا کہ فوج ملک کی حفاظت کے لئے ہوتی ہے' ہمیں اس کام پر نہ لگاؤ' صدارت کا عہدہ اور اندرونی معاملات بہت ہی جلد اپنے نمائندوں کے حوالے کرکے ہمیں فارغ کرو' جبکہ انتخاب کا بھی اعلان کردیا ہر ملک کا سربراہ اور فیلڈ مارشل کی خوبی اور دیانت داری اسی بات سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ کرسی صدارت پر آتے ہی اعلان کردے کہ یہ قوم کا مال ہے قوم جسے چاہے اس کا مالک بنائے۔

یحییٰ خان نے ایک اور ایسا عظیم ترین کارنامہ سرانجام دیا ہے' جس سے میری روح ٹھنڈی ہوئی کہ مرزائی افسروں کو پیچھے کردیا ہے' خدا کرے کہ یحییٰ خان پیچھے کرتے رہیں اور مرزائی پیچھے ہوتے رہیں' ایک ایم ایم احمد باقی ہے' امید ہے کہ اس کا معاملہ بھی درست ہوگا۔ مچھلی کا کانٹا کانٹا ہے' منہ میں رکھنے کے لائق نہیں' آج نہ سہی کل آخر کسی نہ کسی دن نکالنا اس نے بھی ضرور ہے۔

اب جناب صدر محترم نے اعلان کیا ہے کہ اسلام اور ملک کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی' یہ اسلام کی کتاب کا پہلا ورق تھا اب صدر صاحب جب دوسرا ورق اور صفحہ الٹیں گے تو اعلان کریں گے کہ منکرین ختم نبوت مسلمان نہیں ہیں' کیونکہ وہ اسلام' اسلام نہیں جس میں ختم نبوت نہ ہو' ختم نبوت ہے تو اسلام ہے ملک ہے۔ ختم نبوت نہیں تو نہ اسلام ہے نہ ملک ہے۔ کسی بیوہ عورت کا یتیم بچہ تھا اس نے عید کے دن اپنی امی جان کو حلوہ کھانے کی فرمائش کی۔ امی جان نے پیسے دیئے کہ تیل لے آؤ' ان دنوں تیل سے حلوہ تیار ہوتا تھا' اس نے ایک ایسی پیالی لی جو دونوں طرف سے غار نما تھی' جب وہ دکاندار کے پاس گیا تیل مانگا اس نے تیل دیا پیالی سے کچھ تیل بچا دکاندار نے کہا کہ یہ کس چیز میں لوگے' اس نے پیالی کو پلٹا اور کہا کہ بقیہ اس طرف ڈال دو۔

ماں کے پاس گیا وہ بولیں :

بیٹا تیل تو تھوڑا ہے کہنے لگا نہیں اس طرف بھی ہے' پلٹا تو نہ ادھر نہ ادھر معاملہ صاف۔ سنو میری جیتی جاگتی قبرو کچھ سمجھے ہو۔ اگر عقیدۂ ختم نبوت ختم تو پھر نہ ملک ہے نہ اسلام ہے۔ اور اگر ختم نبوت کا عقیدہ' اور اس کا تحفظ باقی ہے تو پھر اسلام بھی باقی ہے ملک بھی باقی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ملک جس اسلام اور جس نبی کی عزت کے لئے معرض وجود میں آیا تھا اگر کسی نئے نبی کو مان لیں تو پھر نہ ملک ہے نہ اسلام ہے۔ آپ لوگوں نے کوشش کی تو انشاء اللہ یحییٰ خان کے ہاتھوں منکرین ختم نبوت غیر مسلم اقلیت قرار پائے گی۔ آپ ہوشیار رہیں اور مضبوط کریں' میں نے یہ کہوں کہ ہاتھ مضبوط کریں۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ ایک آدمی کسی جج کے پاس سفارش لے کر گیا کہ فیصلہ میرے حق میں کردو جج نے مثل پڑھ کر کہا کہ پیٹ بھر دو فیصلہ میں آپ کے حق میں کردوں گا۔ تم بھی مثل کا پیٹ بھر دو ڈٹ کر سارے ملک میں مطالبہ اقلیت مرزائیت پر کرو۔

یحییٰ خان صاحب مان جائیں گے' وہ مثل کے پیٹ بھرنے کی انتظار میں ہیں۔

منکرین ختم نبوت اسلام کا فرقہ نہیں :

جناب یحییٰ خان صاحب نے اعلان کیا کہ فرقہ وارانہ باتیں برداشت نہیں کی جائیں گی لوگ اس بات کا مقصد نہیں سمجھے وہ سمجھتے ہیں کہ شاید مرزائیت کی تردید بھی فرقہ وارانہ' باتوں میں داخل ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ الیکشن میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یہ دیوبندی ہے اسے ووٹ نہ دو' یہ بریلوی ہے اسے ووٹ نہ دو' یہ شیعہ ہے اسے ووٹ نہ دو' یہ اہل حدیث ہے اسے ووٹ نہ دو کیونکہ یہ اسلام کے فرقے ہیں۔ مرزائی اسلام کا فرقہ نہیں' بلکہ ان کا تو مذہب بھی جدا ہے' اس لئے ان کی خوب الیکشن میں تردید کرو اور کامیاب نہ ہونے دو' چار آدمی کسی محلہ میں رہتے تھے' خدا کا ایک نیک آدمی آیا اور آکر کہا کہ میرا نام موسیٰ علیہ السلام ہے۔ میں اللہ کا رسول ہوں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم لے کر آیا ہوں آپ مجھے رسول مان لیں' ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول مان لیا' اور یہودیت میں داخل ہوگئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک اور صاحب نیک سیرت تشریف لائے اور فرمایا کہ میرا نام عیسیٰ (علیہ السلام) ہے' میں بغیر باپ کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' مجھے مان لو ان چار آدمیوں میں سے

باقی صفحہ ۱۲ پر

فتنۂ قادیانیت اور فتنۂ گوہر شاہی میں اشتراک

جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ نبوت کا سلسلہ ختم کرتا ہے تو دین اسلام کی تاقیام قیامت حفاظت کا ذمہ خود لے لیا اب چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہے لہذا دین دنیا سے کلی طور پر مٹ نہیں سکے گا اور پوری امت مسلمہ گمراہی پر جمع نہیں ہوگی چنانچہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تکمیل دین کے اعلان سے لے کر آج تک دین بالکل صحیح شکل میں محفوظ ہے اور رہے گا .... (مدیر)

مذہبیت انسان کی فطرت ہے' تاریخ انسانی میں ایسے ادوار وافراد بہت ہی کم گزرے ہیں جو کسی مذہب پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ انسانیت کی بھاری تعداد اور واضح اکثریت ہمیشہ کسی مذہب سے وابستہ رہی ہے اور آج بھی ایسا ہی ہے' سوا چھ ارب کی انسانی آبادی میں وہ تعداد و مقدار جو کسی بھی مذہب کی نام لیوا نہ ہو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ ہوگی' لیکن اس انسانی فطرت نے ہمیشہ مغالطہ کھایا ہے' اور انسان اس سلسلہ میں بہت زیادہ بے راہ ہوا ہے' اکثر ادوار میں انسان کی اکثریت نے ان مذاہب کو اپنایا ہے جو مالک کائنات قبول نہیں کرتا' مذہب کے حوالے سے انسانی فطرت کو درست رخ اور صحیح سمت عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ امتوں کی ہدایت کے لئے انبیا کرام علیہم السلام اور رسل بڑے تسلسل سے آتے رہے اور آکر انسان کو ایک صحیح شریعت اور خدائی قانون سے متعارف کراتے رہے' لیکن ہوتا یوں کہ جونہی اللہ کے نبی دنیا سے چلے جاتے ان کی بتائی ہوئی شریعت لائے ہوئے مذہب کو بگاڑ دیا جاتا اور یہ بگاڑ اتنا بڑھتا کہ اصل دین باقی نہ بچتا' پھر اللہ کے حکم سے دوسرا نبی چلا آتا۔ دین حق کو قائم کرتا' خدائی ہدایات جاری کرتا اور ایک درست مذہبی نظام لاگو کرتا' لیکن اللہ کے نبی کے جانے کے بعد پھر وہی حشر کیا جاتا' جب

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ نبوت کا سلسلہ ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی' اب چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہے لہذا دین دنیا سے کلی طور پر مٹ نہیں سکے گا اور پوری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی' چنانچہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے لے کر آج تک دین بالکل صحیح شکل میں محفوظ ہے' لیکن حفاظت خداوندی کا یہ مطلب نہیں کہ اس دین کو مسخ کرنے والے سرے سے پیدا ہی نہیں ہوں گے'

میاں جمیل احمد بالاکوٹی

اسلام کی اصلی اور اصولی شکل کو بگاڑنے کی کوشش بھی نہیں کی جائے گی' ایسا نہیں بلکہ حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ اس دین کو بالکل مسخ اور معدوم نہیں کیا جاسکے گا' دین کی حقیقی اور اصلی شکل اور اس پر عمل کرنے والے لوگ ہمیشہ ایک واضح تعداد میں موجود رہیں گے' اگرچہ انسانیت کے بعض طبقات میں دین کے حوالے سے غلط فہمیاں پھیلادی جائیں گی اور اسلام کے لیبل میں اسلام کے سراسر خلاف مذہب پیش کیا جائے گا۔

چنانچہ اسلام کے خلاف ایسی سازشیں روز اول سے ہورہی ہیں تاحال سلسلہ جاری ہے کوئی فتنہ گر نیا فتنہ کھڑا کرتا ہے تو اس کے ماننے والے بھی پیدا ہوجاتے ہیں' بلکہ جوں جوں قیامت قریب آتی جارہی ہے' فتنے بڑی تیزی سے امڈتے چلے آرہے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ ان فتن کی سرکوبی کے لئے علما ربانی کو ہمت وتوفیق دے رہے ہیں ان فتنوں کا مقابلہ جاری ہے جونہی کوئی فتنہ سر اٹھاتا ہے علما حق میدان میں اتر آتے ہیں اور اس کے خلاف سینہ سپر ہوجاتے ہیں۔ ہمارے برصغیر میں قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا' اسلام کے لبادے میں اسلام کی جڑوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور ایک خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا لوگوں کی ایک تعداد اس فتنہ کا شکار ہوکر ارتداد کی وادی میں جاگھسی۔ غلام احمد پرویز نامی ایک شخص نے "فکر قرآنی" کے عنوان سے جہالت وضلالت کا ایک باب کھولا' پڑھے لکھے لوگوں کا ایک طبقہ اس راہ سے گزر گیا۔

آج کل گوہر شاہی فتنہ فسد عقائد اور باطل اعمال کا ایک پلندا لے کر میدان میں اتر آیا ہے' اس فتنہ کے موجد ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے سابق پیش رووں کی طرح بہت سارے باطل دعوے کئے ہیں شریعت کیا عقل کی رو سے بھی ان میں صداقت وحقیقت کا کوئی ادنیٰ شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ اس کا کہنا ہے کہ حجر اسود اور چاند میں اس کی شبیہ ظاہر ہوئی ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے ایک یورپین ہوٹل میں ملنے آئے ہیں (معاذ اللہ) ذاتی

زندگی میں وہ ایک عیاش و ہوس پرست، نیم عریاں جواں دوشیزاؤں کے جلوؤں میں سیر سپاٹے کرتا نظر آتا ہے "لڑکی کے اغوا کا مقدمہ بھی اس پر بن چکا ہے..... اس سب کچھ کے باوجود بہت سارے لوگ اس کے عقیدت مند بھی ہیں اسے مذہبی پیشوا بھی مانتے ہیں اس کے مطیع و پیروکار ہیں اس سلسلہ میں حیرت کی بات یہ ہے کہ جتنے بھی باطل و گمراہ راہنما گزرے ہیں ان کی ذاتی زندگی میں جھانک کر دیکھا جائے تو ان کے اندر ایک سمجھدار و شریف شہری کا کردار ہرگز نظر نہیں آتا، لیکن پھر بھی ان کے ماننے والوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو دنیاوی اعتبار سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انتہائی سمجھ دار شمار ہوتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کیجئے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک پاگل کی ڈائری پڑھ رہے ہیں۔ اس کے پیروکاروں اور اس بد قماش کو پیغمبر ماننے والوں نے اس کے جو حالات زندگی لکھے ہیں ان سے بھی کسی طرح معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایسا انسان تھا جس کے ہوش و حواس قائم تھے اور وہ صاحب عقل بھی تھا لیکن پھر بھی اس کے پیروکاروں میں ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا میں عقلی اعتبار سے مانے ہوئے ہیں، انہیں ان کی سائنسی و عقلی خدمات پر نوبل پرائز ملتا ہے، انہیں دنیا کی تو پوری سوجھ بوجھ ہے لیکن مذہب کے معاملے میں ان کی ساری عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے، اور انہیں اتنی بات بھی نہیں سوجھتی کہ جسے وہ پیغمبر و راہنما مان رہے ہیں اسے ایک باشعور انسان بھی نہیں مانا جاسکتا۔ یہی حال گوہر شاہی کا ہے اس کے دعووں کے تناظر میں دیکھا جائے تو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہوا نظر آئے گا، اس کے بیانات تضادات کا مجموعہ ہیں، اسے قریب سے دیکھا جائے تو ہوس کا پجاری نظر آئے گا وہ صفات و خصائص جو ایک نیک دل، نیک سیرت انسان میں پائی جاتی ہیں ان کی ایک رمق بھی اس منحوس میں نظر نہیں آئے گی لیکن پھر بھی اسے ماننے والے مان رہے ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کے ابدی و سرمدی فرمان کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ: ﴿من یضلل اللہ فلا ھادی لہ﴾ "جسے اللہ گمراہ کردے کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا۔" نہ اس کی عقل کام آتی ہے نہ اسے سائنس راہ راست پر لاسکتی ہے، آج کل فتنے عام ہورہے ہیں، نئے نئے "مفکرین اسلام" اور "مفکرین قرآن" رونما ہورہے ہیں، جو درحقیقت "منکرین اسلام" اور "منکرین قرآن" ہیں، جس طرح ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے لوگ گمراہ ہورہے ہیں اسی طرح لکھے پڑھے لوگ بھی راہ راست سے بھٹک رہے ہیں ان فتنوں سے بچنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ خدا سے صراط مستقیم پر قائم رہنے کی دعا مانگے، دوسرا یہ کہ کسی بھی غیر عالم کی مذہب کے حوالے سے لکھی ہوئی کوئی بھی تحریر نہ پڑھے اور نہ ہی اس کی مذہبی گفتگو پر کان دھرے جائیں اور عالم دین اسی کو سمجھا جائے جس نے علم دین، علماء دین سے سیکھا ہو اور ان کی صحبت پائی ہو اور وہ اپنی ذاتی زندگی میں قرآن و سنت کے اتباع کا پورا پورا اہتمام کرنے والا ہو، اور جس نے علماء سے علم دین نہ سیکھا ہو ان کا فیض صحبت بھی حاصل نہ ہوا سے کسی بھی صورت میں عالم دین نہ شمار کیا جائے خواہ اس کی زبان کتنی ہی پر تاثیر ہو اس کے قلم میں طاقت ہو، تحقیق و تالیف میں کیسا مشاق ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ پاک ہمیں دین مستقیم پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)

☆☆

بقیہ: حکمت عملی

تین نے آپ کو مان لیا، اب بتاؤ کہ یہ تین یہودی رہے یا نہ (آواز نہیں نہیں) یہ کون (عیسائی عیسائی کی آوازیں) انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا، (نہیں نہیں کی آواز) ان تین لوگوں نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو جھٹلایا (نہیں نہیں کی آواز) اب آخر میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ لوگوں میں اللہ کا آخری رسول ہوں، مجھے مان لو دنیا آخرت کی بھلائی ملے گی۔ ان تین آدمیوں میں سے دو نے آپ کو مان لیا، اب بتاؤ یہ کون ہوگئے (مسلمان مسلمان کی آوازیں) کیا ان دو نے عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا کہا؟ (نہیں نہیں کی آوازیں) کیا انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا انکار کیا، (نہیں نہیں کی آوازیں) اب حضور کے بعد ایک اور شخص قادیان کا دہقان آیا اور آکر کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے مان لو، ایک آدمی نے اسے مان لیا اب یہ کون ہوا؟ (مرزائی مرزائی کی آواز)

○ عاشق دنیا کو دوربین سے دیکھتا ہے اور حاسد خوردبین سے دیکھتا ہے۔ (آئن سٹائن)

○ نیکی کا ارادہ شک کی آگ کو بجھاتا ہے۔

○ ذلتیں اور محتاجیاں قوانین اعلیٰ کو توڑنے سے ہوتی ہیں۔

○ دوسرے سے علم حاصل کرو اور بڑھ کر دوسروں کو تعلیم دو۔

○ مصیبت زدہ شخص کے سامنے خوش ہونا نہایت بے ادبی ہے۔

○ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری لغزش کو بھلادے اور نیکیوں کو یاد رکھے۔

نومسلم ڈاکٹر عامر لطیف شاہد کے تاثرات

قارئین کرام! آپ نے شمارہ ۴۶ میں "ظلمت کدہ سے نور اسلام کی طرف" کے عنوان جناب ڈاکٹر عامر لطیف شاہد جو کہ نومسلم ہیں کے دردناک حالات پڑھے تھے جس میں موصوف نے اپنے زمانہ طالب علمی سے بلوغ تک کے مختصر حالات لکھے تھے اب آپ ذیل میں نومسلم موصوف کے قبول اسلام کے بعد کے تاثرات ملاحظہ فرمایئے اور دعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت ڈاکٹر صاحب کو اسلام پر استقامت بخشے۔ (آمین) ..... (مدیر)

تمام تعریفیں اس ذات ایزدی کے لائق ہیں جس نے لفظ "کن" سے کائنات کی تخلیق فرمائی اور اس کے کروڑوں احسانات ہیں مجھ ناچیز پر کہ مجھے کفر کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام کی شمع فروزاں کی روشنی میں زندگی گزارنے کا موقع دیا۔

ایک وقت تھا جب کہ زمانہ جاہلیت میں، میں فرعونیت اور گمراہیوں کی حدود کو پار کر چکا تھا اور صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے سابقہ تمام ہم مذہب بھی کیونکہ ہماری مذہبی تعلیم ہی یہی تھی۔ اس مذہبی تعلیم یعنی عیسائیت کی تعلیم میں میں تو بالکل پاک صاف تھا کیونکہ اس کے قوانین ہی ایسے ہیں جن میں پیروکار پر اس کے مذہب کی کوئی خاص گرفت نہیں، جہاں مذہب انسانوں کی پیروی کرتا ہے نہ کہ انسان مذہب کی پیروی کرتے ہیں، اس کی تازہ ترین مثال مرد کی مرد سے شادی کی مذہبی طور پر اجازت ہے۔ جیسے چاہو مذہب کو تبدیل کرو، یعنی اپنی آسائشوں اور اپنے گناہوں کو جائز قرار دینے کے لئے روزانہ خیالات اور مذہب تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

عیسائیت میں کسی محترم ہستی کو (پیغمبروں) کو برا بھلا ہی نہیں کہا جاتا بلکہ ان پر شدید الزام تراشیاں تک کی جاتی ہیں اور یہ مذہب کا جزو ہے۔ جب ایک بات بائبل میں لکھ دی گئی ہے تو صاف ظاہر کہ وہ مذہب کا حصہ ہے، حتیٰ کہ عیسائی توہین عیسیٰ علیہ السلام ہی نہیں بلکہ نعوذ باللہ توہین خدا تک جا پہنچے ہیں۔ حوالہ بائبل المختصر

خدا مریم کے پیٹ میں داخل ہوا، ۹ ماہ کے بعد پیدا ہوا، کھاتا تھا، پیتا تھا اور پھر وہی عیسیٰ علیہ السلام کچھ کے نزدیک خدا کا بیٹا رہا۔

یہ لوگ ظلم و بربریت کی سیاہ کاریوں کو بھی مات دے چکے ہیں، کلیسا کا اندھیرا ان کے دماغوں کو مفلوج کر چکا ہے، یہ گمراہوں کا ٹولہ مزید

نمائندہ خصوصی

گمراہیوں کی طرف گامزن ہے، ان میں فہم و فراست، سوجھ بوجھ بالکل ختم ہو چکی ہے اور اب تو یہودیت اور عیسائیت دونوں مل کر عیسائیت کو بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور آئندہ عیسائی یہودیت کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کی جسارت نہیں کر سکتے، یہودیت ان پر غالب آرہی ہے اور آہستہ آہستہ ان پر غلبہ پاتی جارہی ہے۔ عیسائیت تو پہلے ہی نہیں رہی فقط نام ہے، مذہب تو یہودیوں کا ہے۔

بہر حال وہاں پر میں گمراہ ہی نہیں بلکہ اتھاہ گمراہیوں کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں تھا، ایک مشن کے تحت کسی کو بھی صحیح معلومات فراہم نہیں کی جاتیں کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ اس سے لوگ ہدایت کی طرف راغب ہوں گے۔ بہر حال تائید ایزدی کی رحمت اور خداوندی نے مجھے آلیا اور میں راہ حق کا متلاشی ہوا، یقین نہیں آرہا تھا کہ مجھ جیسا گناہگار اور بے کار شخص اسلام کیسے قبول کرے گا! میرا خیال تھا کہ میں تو راغب بہ اسلام ہوں مگر میں اسلام قبول نہیں کر سکوں گا، کیونکہ تجربات بتاتے تھے کہ جب ہم کسی برتن کو استعمال کر لیتے تھے تو مسلمان اسے پلید و نجس خیال کر کے اس کو استعمال میں نہیں لاتے تھے۔ بہر حال سہمے سے انداز میں ڈرتے ہوئے میں حلقہ بگوش اسلام ہوا تو ششدر رہ گیا کہ اسلام تو اتنا وسیع اور تحمل و بردباری والا دین ہے جو مجھ جیسے گناہگار شخص کو بھی قبول کر لیتا ہے، اب میں اپنے سابقہ کارناموں پر نظر کرتا ہوں تو شدید اضطرابی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہوں، اور شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں اور گناہوں کا تصور کر کے میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

بزرگان دین کی شفقت اور رحمت خداوندی ہے کہ صبر آجاتا ہے ورنہ اپنے گناہوں کو دیکھ کر زندہ درگور ہونے کو جی چاہتا ہے، مجھے اسلام نے حوصلہ دیا ہے کہ اب نئے سرے سے زندگی کی ابتدا ہے، تمہارے تمام سابقہ گناہ معاف ہیں، تو میں دوبارہ باہمت ہو جاتا ہوں، عرض کرتا چلوں کہ جب میں نے اسلام کی شمع کو تجسس بھری نظروں

سے دیکھنا شروع کیا تھا تو مجھے میرے قریبی لوگوں نے سمجھایا کہ بھائی جس دین کی طرف تم راغب ہو یہ وہ دین نہیں جو آیا تھا۔ اس میں تو کئی فرقے ہیں' سنی' بریلوی' شیعہ' قادیانی' لاہوری اور اہلحدیث کئی فرقے ہیں۔ اگر اسلام سچا ہوتا تو صرف مسلمان ہوتے؟ وہاں بھی بریلوی ہوگے' قادیانی ہوگے مسلمان تو نہیں ہو سکتے بہتر یہ ہے کہ تم سچے مذہب یعنی عیسائیت پر ہی ٹھیک ہو' دیکھو! اعلیٰ تعلیم کے بعد تم خود عیسائی پادری ہوگے' محقق ہوگے' یہ ہوگا' وہ ہوگا' وغیرہ وغیرہ۔

ان کی گفتگو سننے کے بعد فوراً میرے ذہن میں نپولین کی کہی ہوئی بات آگئی کہ: "سچائی ڈھونڈنے کے لئے سچائی کے پیچھے بھاگنا پڑتا ہے۔" میں نے کہا کہ تحقیق میں حرج ہی کیا ہے؟ پس تحقیق کر لینے کے بعد جب اسلام کو حقیقت پر مبنی پایا' تو سابقہ وہم سے واسطہ پڑا کہ اب میں کس فرقے کا فرد ہوں' میں یہ سوچتا کہ اسلام تو سچا ہے پھر یہ تفرقے کیوں ہیں؟ اب اس کشمکش میں کبھی کسی مجلس ذاکرین میں جا پہنچا' تو کبھی ربوہ کی جنت دیکھنے کا اور حوروں کا نظارہ کرنے کو دل مچلتا بلکہ یار لوگ تو ان پروگراموں کو پیشگی ترتیب دے چکے ہوتے۔ اگر دل میں وہی پرانی باتیں نہ آجائیں کہ قادیانیت میں اور عیسائیت میں کوئی فرق تو نہیں ہے۔

آخر کار ایک دن ایک رسالہ میں اشتہار پڑھا کہ: "رد عیسائیت و قادیانیت کورس پانچ شعبان سے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شروع ہوگا۔" میں نے اس میں شرکت کا پکا ارادہ کیا اور کورس میں جا پہنچا' کورس میں شرکت کے بعد میرے دل کی دنیا بدل گئی' جس پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا تھا کہ انتہائی نرم خو' سادہ زندگی اعلیٰ و اکمل' سید مرسل' حتیٰ کہ دشمنوں کے لئے بھی رحمت' وہی پیغمبر علیہ السلام جن کو طائف کے دشمنوں نے لہولہان کردیا تھا' ان کے لئے بھی بددعا نہ فرمائی' بلکہ فرمایا کہ: "ہوسکتا ہے ان کی نسل میں کوئی ایک شخص مسلمان ہو جائے۔" اتنا درد کہ انسانیت تباہ نہ ہو اور ایک شخص بھی آنے والے وقتوں میں مسلمان ہو جائے تو کافی ہے' اسی ہمدرد انسانیت کی روش پر ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگوں کو پایا' عمر میں بزرگ مگر سادہ' مقام اعلیٰ مگر عاجزی' حد سے زیادہ تو میں نے اپنے اوپر موجود عیسائیت کے تمام نقاب نوچ کر پھینک ڈالے' مگر کورس میں مسلمان ہو کر شرکت کی۔ میں دل سے مسلمان ہوگیا اور عیسائیت سے بالکل تائب ہوگیا۔

اس وقت میں میڈیکل کالج کا اسٹوڈنٹ تھا' زیادہ وقت نہ ملا کہ میں مکمل اسلامی تعلیم پر عبور حاصل کروں مگر یہ حقیقت ہے کہ میں بہت خوش نصیب ہوں اور صحیح منزل اور راہ حق بھی مل گئی' اسلام میں وہ سکون ملا جو زندگی بھر نہیں ملا تھا۔

پہلے میں خیال کرتا تھا کہ پتہ نہیں خدا ہے بھی سہی یا نہیں؟ بس یہ تصور تھا کہ یہ ایک آٹومیٹک نظام ہے جو چل رہا ہے' چیزیں بنتی ہیں اور ٹوٹتی ہیں' لوگ پیدا ہو بھی رہے ہیں اور مر بھی رہے ہیں' اور مذہب متحد رہنے کی آڑ ہے' وگرنہ کچھ نہیں' یعنی میں سب کچھ سائنس کو مانتا تھا' مگر اب نماز پڑھتے ہوئے وہ سکون ملا ہے کہ سبحان اللہ! ایک وہ عیسائیت تھی جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کی پوجا ہوتی تھی اور جس میں خدا مصلوب ہوگیا ہے اور پتہ نہیں یہ دنیا کیسے چل رہی ہے؟ ہمارے والا پھانسی چڑھ گیا اور چڑھایا بھی اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے لوگوں نے' اب میں اپنے حقیقی رب غفار کا بندہ ہوں' اسی کو مانتا ہوں' اس ذات رحیم کا عظیم احسان ہے جس نے مجھے عقل انسانی دی اور حیوانیت سے بچالیا ہے' اب مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہی ایک خدا ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا (اور وہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے) اور وہی ایک خدا اس کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے' بنا بھی رہا ہے اور مٹا بھی رہا ہے۔

شروع شروع میں مجھے نماز پڑھنا نہیں آتا تھا تو میں مسجد میں جا کر صرف باجماعت نماز کا مشاہدہ کرتا' سب لوگوں کو ایک لائن میں کھڑے ہوئے دیکھتا' اور جب سارے لوگ سجدے میں جاتے تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی' بڑا مسحور کن منظر ہوتا' دل کو اطمینان نصیب ہوتا' یہ تو انتہائی دلکش منظر ہوتا تھا' پھر میں سوچتا تھا کہ پڑھنے والے کتنے خوش نصیب ہیں اور انہیں کتنا مزہ آتا ہوگا؟

اب دیکھئے! ذات لم یزل کتنی عظمت والی ہے اور کتنی عالیشان ہے' جو بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس نے کیا خوب انتظام کیا ہے کہ تمام انسان صرف ایک خدا کے سامنے سجدہ کریں ذرا سوچئے تو سہی کہ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ ہی اسی لئے دیا ہے کہ وہ دربدر نہ بھٹکے اور دردر سے مانگتا نہ پھرے بلکہ صرف ایک ہی ذات جو تمام اختیارات کا مرکز ہے یعنی اللہ رب العزت کے در پر حاضر ہو جائے۔ حکم ہے کہ رزق مانگو' عقل مانگو' سیرت مانگو' کردار مانگو' علم مانگو' جس چیز کی ضرورت ہو وہ مانگو' ۲۴ گھنٹے میں جب

جی چاہے اپنی مشکلات کا ازالہ کروائیں اور اسی ذات سے مانگتے ہوئے مزہ آتا ہے جو نہیں روکتا کہ تو نہ آ کیونکہ تو گناہگار ہے' وہ اپنے دفتر میں امیر' غریب' عالم' جاہل' مومن کافر سب کو آنے دیتا ہے' کسی کو روکا نہیں جاتا کسی کو شرمسار نہیں کیا جاتا کہ تو نے تو یہ گناہ کیا تھا' یہ بھی نہیں کہا جاتا کہ تو ابھی تو آیا تھا پھر آگیا ہے بلکہ زیادہ آنے والا' یہاں دوستی اور مضبوطی پاتا ہے۔ اللہ رب العزت کتنی عظمت والا ہے جو کہتا ہے کہ اے انسان! تو تو مجھے بہت پیارا لگتا ہے' ایک ماں کے پیار سے بھی ستر گنا زیادہ پیارا ہے۔ میں کتنا بھٹکا ہوا تھا' مجھے معلوم بھی نہ تھا کہ کوئی ہستی مجھے اتنا چاہتی ہے' کسی کو میں اتنا پیارا لگتا ہوں' کیا خوب ہے وہ ذات! باوجودیکہ ہم اس کے نافرمان ہیں پھر بھی اس کو پیارے ہیں۔ پہلے میں محسوس کرتا تھا کہ میں تنہا ہو گیا ہوں' مگر اب نہیں کیونکہ پوری کائنات کا مالک و مختار جو میرے ساتھ ہے' مجھے وہ ذات پیار بھی کرتی ہے اور ہر وقت ساتھ بھی ہے تو تنہائی کیسی؟ اور اس سے بڑھ کر مجھے چاہئے بھی کیا؟

آج کل میں دین کا طالب علم ہوں اور گہرائی اور دلجمعی سے اسلامی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور جب میں قرآن مجید ترجمے کے ساتھ پڑھتا ہوں اور شفیق استاد محترم جب آیاتِ مقدسہ کا شان نزول اور تفسیر پڑھاتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سے براہ راست محو گفتگو ہے۔ میں جب سابقہ گناہوں پر نظر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھتا ہوں تو دل کی دنیا اتھل پتھل ہو جاتی ہے' آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں' دل کرتا ہے کہ دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دوں' یہیں سے سارے اندازے پختہ یقین میں بدل جاتے ہیں اور پھر خوشی بھی ہوتی ہے کہ شاید میں خوش قسمت ہوں جو مجھے اپنے در پر بلالیا ہے

دین اسلام میں کیا کیا رنگ ہیں اور خوشخبریاں ہیں! کہ تم زندہ ہو تو بھی دنیا کے لئے مفید بھی ہو کارآمد ہو' کتنی عظمت ہے اسلام میں کہ کھاؤ پیو' آرام و آسائش میں بھی خود رہو اور ثواب بھی کماؤ' اور اگر غیرت اسلامیہ کے پابند ہو کر اپنی غیرت و عظمت اپنے ایمان و مذہب کے لئے میدان کارزار میں اترے ہو تو پھر بھی انعامات ہیں' زندہ ہو تو جری' بہادر اور نمازی ہو' اور اگر اللہ کو پیارے ہو گئے تو ہمیشہ کے لئے جاویداں ہو جاؤ گے' آپ کو لافانی زندگی عطا کر دی جائے گی اور تم عظیم نعمتوں کے مالک بن جاؤ گے۔

کتنا معتدل دین ہے! کہ اس میں مکمل ضابطہ حیات مضمر ہے' دلوں کا اطمینان ہے' روح کی تسکین ہے' یہاں پوری کائنات سمٹ گئی ہے' تمام مسلمان ایک ہی باپ آدم کی اولاد ہیں اور سب آپس میں بھائی بھائی قرار پائے ہی نہیں بلکہ انہوں نے بن کر دکھایا بھی ہے۔ یہاں پر گورے' کالے' عربی' عجمی کا کوئی فرق نہیں۔ یہاں پر ورلڈ آرڈر جس کے پیچھے منافقانہ پالیسیاں چھپی ہوئی ہیں' بالکل نہیں' مکروہ عزائم نہیں' یہاں پر تو ہر چیز کھلی کتاب کی طرح ہے۔ سب لوگ ایک ہی ذات کے سامنے ایک ہی صف میں بغیر تفریق کے سجدہ ریز ہیں۔

تمام غیر مسلم اپنی گزشتہ تہذیب پر نظر دوڑائیں کہ آپ لوگ کیا تھے؟ اور اپنی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کے علمی تاریخی اور ثقافتی ورثے کو آپ لوگوں نے کس طرح مسخ کیا تھا (اور کروایا تھا)؟ اور اب آپ ہماری ہی کتابیں اپنی یونیورسٹیوں میں رکھتے ہیں اور ایک عرصہ دراز تک آپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ہماری ہی مطبوعات یعنی بوعلی سینا وغیرہ کی کتب پڑھائی جاتی رہی ہیں' اور پھر اب بھی پاکستان کے عظیم ڈاکٹر عبدالقدیر ہوں ہندوستان کے سائنس دان ہوں یا امریکہ کے' مسلمانوں کے بغیر آپ کی یہ ایٹمی تحقیقات نامکمل ہیں اور یہ سب دریافت قرآن مجید کی رو سے ہے' ابھی تک آپ اپنی طرف سے ایک نقطہ بھی دریافت نہیں کر سکے ہیں اور نہ کر سکیں گے' بلکہ غور کرنے کا موقع ملے تو سوچنا اے نادان انسانو! کہ اللہ تبارک و تعالیٰ زبردستی آپ لوگوں کو اسلام پر عمل پیرا کروا رہا ہے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اسلامی شریعت یہ کہتی ہے کہ کھانا ہاتھ منہ دھو کر کھایا کرو' آپ بیچارے مجبور ہیں اس پر عمل کرنے پر کیونکہ آپ کو سائنس کہتی ہے کہ خبردار ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھاؤ ورنہ بیمار ہو جاؤ گے۔

الغرض ایسی ہزاروں مثالیں ہیں' اسلام تو ایک انسان کیا جانور کو مارنا بھی برا تصور کرتا ہے' (سوائے موذی جانوروں کے) کسی کی پیٹھ پیچھے بات غیبت کہلاتی ہے جو کہ اسلام میں بہت بڑا گناہ ہے' اسلام تو دشمنوں کے لئے بھی باعث رحمت ہے' جو باتیں آج سے چودہ سو سال پہلے فخر انسانیت' محسن اعظم' نبی معظم نے بیان فرمائی تھیں' سائنس آج ان کو من و عن تسلیم کرتی ہے' اور انہی پر عمل پیرا ہونے میں ہی عافیت ہے۔ کاش کہ ہم بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیں اور اسلام پر پورے طور سے عمل کرنے والے ہو جائیں' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ کی قربت۔ انسان کا مقصدِ حیات

مراسلہ: محمد سعید علوی

جب ہم زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں' زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ حقیقت آتی ہے کہ نوع انسانی کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت' خوش رہ کر زندگی گزارنا چاہتا ہے لیکن یہ بات بھی سامنے ہے کہ زندگی کا مادی نظریہ انہیں ہر قدم پر مایوس کرتا ہے' ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مادی زندگی کا ہر لمحہ حقیر اور فانی ہے' ہمارا ہر لمحہ مرتا رہتا ہے اور ہر لمحہ کی موت دوسرے لمحہ کی پیدائش کا ذریعہ بن رہی ہے' یہی لمحہ کبھی پیدائش ہوتا ہے پیدائش کا لمحہ مرتا ہے تو لڑکپن پیدا ہوتا ہے' لڑکپن مرتا ہے تو جوانی پیدا ہوتی ہے' جوانی کا لمحہ مرتا ہے تو بڑھاپا آجاتا ہے بالآخر بڑھاپا موت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ہر انسان جس کے اندر غور و فکر کی عادت کسی نہ کسی حد تک موجود ہے وہ یہ ضرور جاننا چاہتا ہے کہ میری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ہر انسان پیدا ہوتا ہے' پیدا ہونے کے بعد زندگی کے مختلف مراحل گزار کر وہ اس مقام پر پہنچتا ہے کہ جدوجہد اور کوشش کرے اور جدوجہد اور کوشش کے نتیجے میں وہ ایک سیٹ اپ بناتا ہے مثلاً تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے' اس کے بعد کاروبار کرتا ہے' کاروبار میں مذہبی اور معاشرتی قدروں کا احترام بھی کم ہی کرتا ہے' کاروبار کے نتیجے میں پیسہ کمایا' گھر بن گیا' شادی ہو گئی' شادی کے بعد بچے ہو گئے' بچے بڑے ہو گئے ان کی اچھی تعلیم و تربیت بھی ہو گئی ان کو کاروبار پر بھی لگا دیا گیا' بچوں کی شادیاں ہو گئیں' ان کی زندگی کا سیٹ اپ بن گیا' ان کے بھی بچے ہو گئے' اس ساری جدوجہد اور کوشش کا حاصل یہ ہوا کہ جو کچھ بھی کمایا' لٹایا سب کچھ چھوڑ دو اور اس طرح چھوڑ دو کہ تمہارا نام و نشان بھی باقی نہ رہے ہر بالغ اور باشعور بندہ یہ بات ضرور سوچتا ہے کہ پھر اس ساری تگ و دو کا کیا فائدہ ہوا۔ دن رات ایک کیا' ضمیر کی ملامت کی پروا بھی نہ کی اور برابر اسی کوشش میں لگے رہے کہ آسودہ ہو جائیں' کسی طرح بھی خوشی اور سکون حاصل ہو جائے' لیکن نظر یہ آتا ہے کہ سب کچھ ہونے کے باوجود آدمی سکون سے ناآشنا رہتا ہے' محلات بھی ہیں' دولت کے انبار بھی لگے ہوئے ہیں' مال و اولاد غرضیکہ تمام دنیاوی نعمتیں میسر ہیں لیکن ذہنی سکون آدمی کو حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس جیسے جیسے وسائل بڑھتے جاتے ہیں بے سکونی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے' اگر وقتی کوئی خوشی حاصل ہو بھی جاتی ہے تو اس کے بعد لازماً کوئی نہ کوئی غم انسان پر مسلط ہو جاتا ہے' دنیا کا کوئی فرد بیمار نہیں ہونا چاہتا' دنیا کا کوئی فرد بوڑھا نہیں ہونا چاہتا' دنیا کا کوئی فرد مرنا نہیں چاہتا' لیکن وہ بیمار بھی ہوتا ہے' بوڑھا بھی ہوتا ہے' اور بالآخر مر جاتا ہے۔ جوان آدمی بھی مر جاتا ہے' صحت مند آدمی بھی مرتا ہے اور بچے بھی مر جاتے ہیں' آدمی یہ بات ضرور سوچتا ہے کہ جب میں بیمار نہیں ہونا چاہتا تو بیمار کیوں ہوتا ہوں' جب میں مرنا نہیں چاہتا تو کیوں مرتا ہوں؟! اتنی محنت کی' دن رات کوشش کی تب جا کر گھر بنایا آسائش کی ہر چیز حاصل کی تاکہ کچھ لمحے سکون سے گزار سکوں تو جب آسودگی حاصل ہوئی تو میں کیوں یہ سب کچھ چھوڑ جاؤں؟ وہ لاکھ شور مچائے لیکن اسے اس دنیا سے جانا پڑتا ہے اور سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ ان ساری باتوں پر غور و فکر کے نتیجے میں ایک یہ بات سامنے آئی ہے کہ کوئی مقتدر اعلیٰ ہستی ایسی ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں ساری کائنات سمیت انسان کا کنٹرول بھی ہے وہ ہستی جو چاہے جس طرح چاہے کرے' اس ہستی نے ایک سسٹم بنایا ہے ایک نظام بنایا ہے اور کسی فرد کو بھی اس نظام سے فرار حاصل نہیں ہے' وہ مقتدر اعلیٰ ہستی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے:

"میں چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے محبت کے ساتھ مخلوق کو تخلیق کیا تاکہ میں پہچانا جاؤں۔"

یعنی مخلوق کی پیدائش کا مقصد محض روٹی کپڑے کا حصول نہیں بلکہ بنانے والے کا' پیدا کرنے والا کا' وسائل فراہم کرنے والے کا' زندگی کی تمام آسائشیں سہولتیں مفت دینے والا کا مقصد یہ ہے کہ اسے پہچانا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے محبت کے

ساتھ مخلوق کو تخلیق کیا' اس محبت کا نتیجہ ہے کہ اللہ ہر آن ہر لمحہ اپنی مخلوق کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں' اللہ ایسی ذات' ایسی ہستی ہے کہ جسے نہ نیند آتی ہے' نہ اونگھ آتی ہے وہ زندہ قائم رہنے والی ذات اس کے استغنا اور بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ مخلوقات کی تمام احتیاج اور ضروریات سے ماورا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ کا جو تعارف بیان ہوا ہے وہ ایک ہستی کا تعارف ہے جو احد ہے' بے نیاز' جس کی کوئی اولاد نہیں' نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے' نہ اس کا کوئی خاندانی سیٹ اپ ہے' تمام ضروریات احتیاج جو انسانی ذہن میں آسکتی ہیں ان سب سے بے نیاز سب سے ماورا ہستی' جو نہ کھاتی ہے' نہ پیتی ہے' نہ سوتی ہے' نہ اس کو کسی قسم کی محتاجی ہے وہ ذات جو صرف ایک لفظ کن کہہ کر کائنات تخلیق کر سکتی ہے تو ایسی ہستی کے پاس سوائے سکون کے اور کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سکون اور اطمینان قلب کا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔"

جب انسان کا ذہن اس طرح متوجہ ہوتا ہے کہ کوئی ہستی ایسی ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا نظم و نسق ہے میں اس کی مرضی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا' جوان نہیں ہو سکتا' اس کی مرضی کے بغیر میں یہاں نہیں رہ سکتا' بندہ جب اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ میں تو کچھ نہیں اصل ذات وہ ہے جو پیدا کرتی ہے وسائل فراہم کرتی ہے تو انسان کا اللہ سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اللہ کے سکون کی لہریں انسان اپنے اندر جذب کرنا شروع کر دیتا ہے' قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ :

"بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمزدہ زندگی سے آشنا ہوتے ہیں۔"

دوستی کا اصول یہ ہے کہ آپ جس سے دوستی کرنا چاہتے ہیں اس کے اوصاف یا عادات اپنے اندر پیدا کر لیں تو آپ کی اس ہستی سے دوستی ہو جائے گی مثلاً آپ نمازی سے دوستی کرنا چاہتے ہیں تو آپ نماز ادا کرنا شروع کر دیں' آپ کی اس سے دوستی ہو جائے گی' آپ کسی جواری یا شرابی سے دوستی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے اس فعل میں شریک ہو جائیں' آپ کی ان سے دوستی ہو جائے گی اس طرح اگر کوئی آدمی اللہ سے دوستی کرنا چاہتا ہے تو اسے وہ عادات اختیار کرنا پڑیں گی جو اللہ کی عادات ہیں' حضور قلندر بابا اولیاء" فرماتے ہیں کہ : "اللہ تعالیٰ دن رات اپنی مخلوق کی بے لوث خدمت کرتے ہیں جو بندہ اللہ کی اس عادت کو اختیار کرتے ہوئے اللہ کی مخلوق کی بے غرض اور بے لوث خدمت کرتا ہے' اس کی اللہ سے دوستی ہو جاتی ہے' جتنا ہم اللہ کی عادات اپنے اندر مستحکم کریں گے اتنے ہی اللہ کی رحمت کے اثرات ہمارے اندر منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے' اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ بندہ روٹی نہ کھائے' سوئے نہ شادی نہ کرے' یا اس کے بچے نہ ہوں یا وہ اللہ کے پیدا کردہ وسائل سے فائدہ نہ اٹھائے' یہ سب کچھ کرنا چاہیے اس لئے کہ اللہ نے یہ سب کچھ انسان کے لئے ہی بنایا ہے انسان کو چاہئے کہ وہ ان تمام وسائل کو اہمیت نہ دے ان کی چمک انسان کے اندر نہ ہو۔ اہمیت صرف اور صرف اللہ کی ہو انسان اپنی تمام ضروریات کا خود کفیل اللہ کو مان لے اور دوسری تمام مخلوقات سے خود کو بے نیاز کر دے تو وہ آہستہ آہستہ اللہ کے قریب ہوتا چلا جائے گا اور جیسے جیسے اللہ سے ذہنی قربت بڑھے گی ویسے ویسے انسان پر سکون ہوتا چلا جائے گا' کیونکہ اللہ خود سکون ہے بے سکونی وہاں ہو گی جہاں روٹی' کپڑے کی ضرورت ہو' سردی گرمی سے بچنے کی ضرورت ہو اللہ تو تمام ضروریات سے ماورا ہیں' یہ قانون ہے کہ جس چیز یا ہستی سے ہم جتنا قریب ہوں گے' اتنے اس ہستی کے اثرات ہمارے اندر منتقل ہوں گے' مثلاً آپ برفانی علاقے میں چلے جائیں سردی کے اثرات آپ میں منتقل ہو جائیں گے آپ آگ کے پاس بیٹھ جائیں آگ کی تپش آپ کے اثرات میں منتقل ہو جائے گی آپ غمزدہ ماحول میں چلے جائیں تو وہ اثرات آپ میں منتقل ہو جائیں گے تو ضابطہ یہ ہوا کہ ہم جس بھی ماحول میں جائیں گے' اس کے اثرات ہم پر لازماً اثر انداز ہوں گے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات اور طرز فکر کے مطابق دنیا میں رہتے ہوئے تمام کام سرانجام دیتے ہوئے آپ ذہنی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کی عادت ڈالیں گے تو آپ اللہ کے ماحول سے واقف ہو جائیں گے اور اس سے متاثر بھی ضرور ہوں گے آہستہ آہستہ اللہ کا سکون آپ میں منتقل ہوتا چلا جائے گا اور آپ حقیقی مسرت سے واقف ہو کر سکون آشنا زندگی گزارنا شروع کر دیں گے۔

ممتاز بین الاقوامی روحانی اسکالر الشیخ خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب اپنی کتاب قلندر شعور میں فرماتے ہیں کہ :

"مادی اعتبار سے ہمیں یہ علم بھی نہیں کہ سچی خوشی کیا ہوتی ہے اور کس طرح حاصل ہوتی ہے' حقیقی مسرت سے واقف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اصل بنیاد کو تلاش کریں حقیقی مسرت سے ہم آغوش ہونے کے لئے انسان کو سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ زندگی کا دارومدار

صرف جسم پر نہیں بلکہ اس حقیقت پر ہے جس حقیقت نے خود اپنے لئے جسم کو لباس بنالیا ہے اس حقیقت کا نام انبیا کرام کی زبان میں "روح" ہے اور وہی انسان کی اصل ہے۔"

ابدال حق قلندر بابا اولیا کا ارشاد ہے:

"سکون کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر استغنا ہو' استغنا کے لئے ضروری ہے کہ قادر مطلق ہستی اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے' توکل مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر ایمان ہو اور ایمان کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر وہ نظر کام کرتی ہو جو نظر غیب میں دیکھتی ہے بصورت دیگر کبھی کسی بندے کو سکون میسر نہیں آسکتا۔ مزید فرماتے ہیں استغنا ایسی طرز فکر ہے کہ جس میں آدمی فانی اور مادی چیزوں سے ذہن ہٹا کر حقیقی اور لافانی چیزوں میں تفکر کرتا ہے یہ تفکر جب قدم بقدم چل کر کسی بندے کو قرب کی دنیا میں داخل کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کے اندر یقین پیدا ہوتا ہے' جیسے ہی یقین کی کرن دماغ میں پھوٹتی ہے تو نظر کام کرنے لگتی ہے' جو نظر غیب کا مشاہدہ کرتی ہے غیب کے مشاہدے کے بعد جب کسی بندے پر راز منکشف ہوجاتا ہے کہ ساری کائنات کا کنٹرول ایک واحد ہستی کے ہاتھ میں ہے تو اس کا تمام تر ذہنی رجحان اس ذات پر مرکوز ہوجاتا ہے اور مرکزیت کے بعد استغنا کا درخت آدمی کے اندر شاخ در شاخ پھلتا رہتا ہے' غیب کی دنیا سے متعارف ہونے کے لئے روح کو پہچاننا ضروری ہے روح کو پہچاننے کے لئے روح کے عرفان کے لئے روحانی اسکالر جو آسان ترین راستہ بتاتے ہیں وہ مراقبہ ہے۔ یعنی غور و فکر کرنا اپنی مصروفیات کے علاوہ کچھ وقت اللہ کے لئے غور و فکر کرنا' اپنے اندر جھانکنا' مراقبہ کے ذریعے انسان اپنی اصل یعنی روح سے واقف ہوجاتا ہے اور جو بندہ اپنی روح سے واقف ہوجاتا ہے وہ اللہ کو جان لیتا ہے۔ اللہ کا دوست بن جاتا ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے:

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔"

پہچاننا ہی خالق کائنات کا تعارف ہے اور یہی پر سکون زندگی کا راز ہے کہ انسان کو اللہ کی قربت میسر آجائے۔

••

بقیہ: صحافیوں کا کردار

ہیں کہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ بقول ہمارے سیاستدانوں کے یہ بدنام زمانہ اداکارائیں پاکستان کی ثقافتی سفیر ہیں۔ اب خدا جانے یہ سیاست دان ہماری ثقافت سے کیا مراد لیتے ہیں؟......؟

کاش یہ طبقہ تعلیم یافتہ اور اہل ہوتا تو کم از کم ایسے لطائف تو سننے کو ہرگز نہ ملتے۔

اس لئے اسلامی تعلیمات سے ثابت ہے عریانی' فحاشی' بے حیائی اور بدکاری پھیلانے والے اداکاروں' گلوکاروں' موسیقاروں' شاعروں اور قلم کاروں' صحافیوں کو قومی ہیروز بنا کر پیش کرنے اور ان کو کارکردگی کے ایوارڈز دینے اور تمغے فراہم کرنے والے حکمرانوں کا انجام........؟

ٹیلی ویژن' ریڈیو اور دیگر تقریبات کے ذریعے مسلسل فحاشی کا درس دینے والے حکمرانوں کا انجام قوم کو بے حیاء بنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور تعلیمات کا تمسخر اڑانے والے حکمرانوں کا انجام......؟

مجروں کو رقص کا نام دے کر عیاش ذہنوں کی خواہشات بد کو تسکین پہنچانے والے حکمرانوں کا انجام گفتگو میں خوف خدا کا اظہار کرنے اور عمل اس کے برعکس کرنے والے منافق حکمرانوں کا انجام......؟

مفلس کون؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم مفلس کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جس کے پاس پیسہ اور مال و متاع نہ ہو وہ مفلس ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز' زکوٰۃ' روزہ اور ہر قسم کی نیکیاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوگا' لیکن حالت یہ ہوگی کہ کسی کو گالی دی' کسی پر ناحق تہمت باندھی' کسی کا مال کھایا' کسی کا خون بہایا' کسی کو مارا۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں اٹھا اٹھا کر ان اہل حقوق کو دیں گے' جب نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو بقیہ اہل حقوق کے گناہ اٹھا اٹھا کر اس کے سر پر لاد دیئے جائیں گے' اس کے بعد اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔" (مسلم)

قسط نمبر ۱

اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار

قرآن و سنت کی روشنی میں

مولانا محمد عمر جامپوری

میڈیا اور عالمی پریس کا کردار :

حمد و ستائش اس عظیم تر ذات کے لئے جس نے کائنات کو حسین ترین وجود بخشا اور درود سلام اس مقدس ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے جس نے عالم میں اسلام کا بول بالا کیا۔

جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی محنت اور دعوت پھیلانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں سے خطاب شروع کر کے مسجدوں کے ممبروں زیارت بیت اللہ شریف کے لئے آنے والے ہزاروں افراد کے جم غفیر' خطبات جمعہ و عیدین خطبات عرفات و منیٰ سفراء و مبلغین' خطوط و حافظین جیسے قابل قدر اور موثر ذرائع کی بنیاد ڈال کر ان سے استفادہ کیا گویا جہاں رب ذوالجلال نے وحی کو اپنے اندر سے پوشیدہ طاقتوں اور قدرت کے راز افشا کرنے کے لئے استعمال کیا وہاں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے رب ذوالجلال کی نازل کردہ ہدایات و احکامات اور الٰہی قواعد و ضوابط کو پھیلانے کے لئے ایسے ذرائع کی بنیاد اور داغ بیل ڈالی کہ جن کو ہم ذرائع ابلاغ سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ گو کہ ذرائع ابلاغ وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے سے حق و صداقت پر مبنی تحریک کی موثر منظم طریقے سے تبلیغ کی جائے اور معاشرے میں موجود برائیوں کو رویوں بد اعمالیوں اور بے انصافیوں کا پردہ چاک کر کے ان کی بساط لپیٹنے کی کوشش کی جائے۔

الغرض ذرائع ابلاغ یا میڈیا کا مقصد حق و صداقت کی تشہیر و ترویج اور باطل جھوٹ اور بد نمائی حوصلہ شکنی کے لئے ذہن سازی ہے۔ یہ شعبہ کسی بھی انقلابی تحریک پروگرام یا نظریہ کی کامیابی کے لئے کلیدی اہمیت رکھتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے طور طریقے بدلتے ہیں۔

عصر حاضر میں میڈیا نے اسٹیٹ کے تین ستونوں یعنی مقننہ انتظامیہ اور عدلیہ جیسی اہمیت حاصل کر لی ہے اور اسٹیٹ کے لئے چوتھے ستون کا درجہ پایا ہے۔ آج کے میڈیا سے یہ توقعات ہرگز نہیں ہیں کہ وہ اسٹیٹ کے تین ستونوں میں طہارت شفافیت اور توازن قائم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اجتماعی و انفرادی تباہیوں بد اعمالیوں بے ضابطگیوں کی نشاندہی کر کے اور اجتناب و جو لہو ہی کے عمل کو پروان چڑھائے' اخلاقی اصولوں و حقوق کی پامالی کی نشاندہی کر کے جہاں کی سعی کرے استحصالی عناصر کے خلاف علم جہاد بلند کرے' انسانیت اور ملک کی فلاح و بہبود کے لئے آزادانہ و مخلصانہ محققانہ بحث و تمحیص کے مواقع فراہم کر کے اصلاح احوال و پیش بندی اور مستقبل کے لئے راہنما اصول تربیت دینے کا بیڑا اٹھائے۔ آج میڈیا کی ترقی اور برق رفتاری سے پوری دنیا ایک ایسے عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر گئی ہے جس کی کسی ایک گوشے میں واقع ہونے والے حادثے کی اطلاع دوسرے گوشہ میں پہنچنا محض چند لمحوں کی بات ہے دنیا کے کسی بھی کونے کے علاوہ ستاروں' سیاروں' خلاؤں اور سمندر کی گہرائیوں میں ہونے والی چھوٹی بڑی تبدیلیوں ترقیوں پامالیوں یا خالیوں وغیرہ کے بارے میں ہر جگہ ہر وقت اطلاعات ملتی رہتی ہیں سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ وغیرہ جیسے جدید ذرائع نے تو واقعی انقلاب برپا کر دیا ہے اور کسی بھی چیز کی تشہیر کے لئے اب صرف چند سیکنڈوں کی فرصت درکار ہوتی ہے۔ آزاد پریس اب واقعی اسٹیٹ کے دیگر تین ستونوں پر حاوی ہو چکا ہے۔ اب حکومتوں کا گرانا یا بنانا پارٹیوں کی کامیابی و ناکامی لیڈروں کا ابھرنا یا ختم ہونا بھی کمپنیوں کی تیار کردہ اشیاء کی ڈیمانڈ

حیثیت زندگی کے ہر پہلو میں پریس کا کردار حامی ہو چکا ہے' لیکن جہاں ایک طرف تعمیری اقدامات ترقی و تحقیق کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے وہیں پر تخریبی اقدامات تنزل و غلطیوں کا بروقت نوٹس لے کر اصلاح احوال کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ میڈیا جو اصلاح احوال کے لئے امید کی کرن بن کر جلوہ افروز ہوا تھا' توازن قائم کرنے کی جدوجہد میں ایسے افراد کے ہتھے چڑھ گیا کہ خود اپنا توازن کھو بیٹھا۔ معاشی' معاشرتی سیاسی ذاتی اور دیگر مفادات کے حصول کے لئے ایک موقع پرست طبقے نے من گھڑت اسکینڈلز فحاشی و عریانی اخلاق سوز لٹریچر سنسنی خیز شہ سرخیاں جنس و دہشت بھری کہانیاں میڈیا زاہل وغیرہ کا بے جا سہارا لے کر پریس کی غیر جانبداری و حقیقت پسندی کو شدید دھچکا پہنچایا ہے۔

تہذیب نو جسے تم کہتے ہو اس سے اکثر دنیا بگڑ رہی ہے یا سنور رہی ہے' نقشوں کو تم نہ جانچو' خلقت سے مل کر دیکھو کیا ہو رہا ہے۔

آخر کیسی گزر رہی ہے' اس کے علاوہ مغربی صیہونی اور یہود و ہنود جیسی طاقتیں عالمی پریس پر تسلط قائم کر کے پوری دنیا میں اپنے نظریاتی فکری ثقافتی سیاسی' معاشی مفادات اور تسلط کے حصول کے لئے اس کو بطور ایک موثر ہتھیار کے استعمال کر رہی ہیں' اپنے حریفوں کو دبانے کے لئے ان کے خلاف منظم پروپیگنڈہ کے ذریعے حقیقت کو مسخ کر کے اچھالا اور اخلاق سوز منفی طرز و انداز اپنایا جاتا ہے' جبکہ اپنے حلیفوں کی کمزوریوں پامالیوں اور ناکامیوں کو نظر انداز کر کے روشن خیالی آزادی جمہوریت اور انسانی حقوق جیسی اصطلاحات کا لبادہ اوڑھا کر تشہیر کی جاتی ہے۔

مسلمانوں کو دہشت گرد' شدت پسند' جہاد پرست کے طور پر ابھار کر دراصل اسلام کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے جبکہ فحاشی' عریانی' بے حیائی' شراب نوشی اور استحصال کو جمہوریت اور جدیدیت کے لبادہ تلے پروان چڑھانے کے لئے ایک طرح کی ثقافتی یلغار میڈیا ہی کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر بحیثیت مسلمان ہمیں میڈیا کے شعبہ میں کامیابی کے لئے نہایت ہی سنجیدگی برتنی چاہئے۔

ہمیں اپنی اولین فرصت میں شعبہ میڈیا کو متحرک' فعال' منظم و مستحکم بنا کر اس کے ذریعے اسلام دشمن میڈیا کا بھرپور انداز میں توڑ کرنا چاہئے۔ شریعت کی حدود میں رہ کر اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر ہمیں اسلام کی آفاقی اساس کو اپناتے ہوئے شعبہ میڈیا میں قوت وسعت' معیار اور اثر پیدا کر کے آئین نو سے عہدہ برآ ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔

الٰہی خیر ہو کہ فتنہ آخر زمان آیا
رہے ایمان و دین باقی کہ وہ وقت امتحان آیا

اسلامی معاشرہ میں قومی اخبارات کا کردار:

ہمارے قومی اخبارات کا رویہ بھی بڑا عجیب ہے ہر صبح اخبار پڑھ کر طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے' ایک اخبار کو دیکھیں تو اس سے نفرت ہو جاتی ہے اور دوسرے کو پڑھنا شروع کر دیں' تو اس سے بھی جی اچاٹ ہو جاتا ہے' پھر کوئی تیسرا اخبار پڑھنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ خدا جانتا ہے برسوں سے یہی صورتحال ہے' تاہم رول بدل کر مجبوراً انہی اخبارات کی ہر تصاویر کو بذریعہ پن مسخ کر کے اکتفا کرنا پڑتا ہے' اور یہ سوال بار بار ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا صحافت اسی کا نام ہے؟ اسی صحافت کو مقدس مشن کہتے ہیں؟ کیا ایسی ہی صحافت قوم کی رہبری و راہنمائی کرتی ہے؟ کیا ایسی ہی صحافت اسٹیٹ کے چوتھے ستون کا درجہ رکھتی ہے؟ یقین جانئے کہ گھر کے افراد کو اخبار پڑھنے سے محروم بھی نہیں کیا جا سکتا اور انہیں پورا اخبار پڑھنے کو بھی نہیں دیا جا سکتا بعض اوقات تو میں سوچتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اخبارات' جرائد کا کیا یہی وطیرہ اور کردار ہونا چاہئے؟ سوچتے سوچتے طبیعت میں مزید تلخی آ جاتی ہے اور پھر کسی اور سے پوچھنے کی بجائے خود اپنے آپ سے سوال کرنے لگ جاتا ہوں کہ کیا پاکستان ہم نے اسلام کے مقدس نام پر لوگوں کو محض بے وقوف ہی بنانے اور خود اپنے ہی ہاتھوں اس کی مٹی پلید کرنے کے لئے بنایا تھا؟ کیا اسلام فحاشی' عریانی' بے حیائی اور بے حجابی ہی کا نام ہے؟ کیا ہمارے قومی اخبارات و جرائد صورتوں کی ہیجان انگیز و اخلاق باختہ تصویروں کے بغیر نہیں بک سکتے؟ اگر ہماری ماؤں' بہنوں اور بچیوں کی تصاویر اس طرح نمایاں انداز میں شائع ہوتی رہیں

تو اخبارات والے کتنا نفع کمائیں گے؟ انتہائی معذرت کے ساتھ اور اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اخبارات والے کسی صبح اپنی ہی ماں 'اپنی ہی بیوی' اپنی ہی بیٹی اور اپنی ہی بہن کی بھی ایسی ہی ہیجان انگیز و اخلاق باختہ کوئی تصویر کیوں نہیں چھاپ دیتے؟ اگر میری چھوٹی بچی کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر یہ سوال کرے کہ ابو یہ "ریما" کون ہے؟ تو خدارا مجھے بتائیں کہ میں اس ننھی سی بچی کو کیا جواب دوں گا؟ کیا شرم و حیا کو سر بازار نیلام کرنا بھی کوئی صحافتی مجبوری ہے؟ آج کی نسل نو کو تباہ کرنے میں موثر ہتھیار الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ہے۔ اس کے مقابلے میں شاید ہی کوئی دوسرا ہو' جو اس قدر خطرناک ثابت ہوا ہو' پرنٹ میڈیا ایک گونگا اور خاموش استاد ہے لیکن اپنے زیر اثر طبقے کو برق رفتاری سے بری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے روزانہ لاکھوں کی تعداد میں ہمارے قومی اخبارات شائع ہوتے ہیں' میگزین چھپتے ہیں' رسائل و جرائد منظر عام پر آتے ہیں' ڈائجسٹ نکلتے ہیں اور اپنے دامن میں ہزار رنگ کی رنگینیاں سیکس سے بھرپور کہانیاں اور ہلا دینے والی خبروں داستانوں اور افسانوں کے ساتھ رونما ہوتے ہیں۔ اکثر یوں محسوس ہوتا ہے کہ دولت کی ہوس نے قلم کے تقدس کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے اخبار کا خریدار بنانے کے لئے انہیں کوئی بھی گھٹیا پن اختیار کیوں نہ کرنا پڑے 'بلا خوف و خطر بغیر کسی شرم و حیا کے کر گزرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج وطن عزیز کے کسی بھی قومی اخبار کے پہلے صفحہ سے لے کر آخری صفحہ تک جو کچھ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ معمولی سے معمولی خبر کو بھی مرچ مصالحہ لگا کر بنانے کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے اور بسا اوقات معمولی سے واقعہ کو ایسا رنگ دیا جاتا ہے اور بسا اوقات ان پر اس قدر طویل ترین مضامین داغ دیئے جاتے ہیں جو معاشرے پر انتہائی غلط اور منفی اثرات مرتب کرتے ہیں ستم بالائے ستم یہ کہ اس پر اگر کوئی باخدا شخص ان کی اصلاح کی کوشش کرے اور ان کو اس طرف متوجہ کر کے ملک و قوم اور عالم اسلام میں پھیلنے والی فحاشی و بے حیائی کا احساس دلائے تو ہمارے بعض صحافی برادران بجائے اپنے اپنے قومی اخبارات' جرائد و رسائل پرنٹ میڈیا کی اصلاح کرنے کے الٹا قلمی زبان ہیں۔ اس باخدا شخص کو تنگ نظر مولویت کا دلدادہ 'جہاد پرست اور نامعلوم کن کن گھٹیا الفاظ القابات سے نوازتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

پاکستانی صحافت کے اثرات و نتائج:

بندہ کو بذات خود اس چیز کا تجربہ ہے نہ کہ محض سنی سنائی بات! میں خود ملک کے مختلف قومی اخبارات جن میں روزنامہ "جنگ" کراچی' روزنامہ "نوائے وقت" ملتان' روزنامہ "جرأت" کراچی' روزنامہ "قومی اخبار" کراچی' روزنامہ "دن" کراچی جیسے وطن عزیز کے موثر اخبارات و بے شمار جرائد میں حیثیت پریس رپورٹر اور رائٹر ایک طویل عرصہ تک کام کر رہا ہوں اور آج کل بھی ماہنامہ الخلیفہ انٹرنیشنل کا مدیر ہوں تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ ہمارے صحافی برادران میں جن صحافیوں کو صحافت کا ہیضہ ہو گیا ہے اور کسی اچھائی کو شائع کرنے پر تیار نہیں ہیں وہ تعداد میں بہت ہی کم ہیں اور صحافی برادری میں اچھائی قبول کرنے والے احباب نسبتاً زیادہ نہیں' بشرطیکہ ان کو اس مہلک مرض کی تباہ کاریوں کی طرف متوجہ کر کے احساس دلایا جائے انہی کے لئے چند ایک معروضات پیش خدمت ہیں:

باقی وہ احباب جو شاید نہ صرف یہ کہ اس تحریر سے کوئی اثر ہی نہ لیں گے بلکہ الٹا بندہ کو مستقبل کی کسی بھی قومی اخبار کی اشاعت میں نہ صرف مختلف القابات سے نوازیں گے ان کے لئے حضرت مولانا الطاف حسین حالیؒ کے درج ذیل اشعار پیش خدمت ہیں۔

اسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے ان بن
سمجھتے ہیں ہم راہنماؤں کو رہزن

پرنٹ میڈیا معمولی معاملات یا اختلافات کو جب بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے تو اس سے بعض اوقات پورا خطہ مصنوعی بحرانوں کا شکار ہو جاتا ہے دراصل یہ ایک جنگ ہے جو کاغذ کے میدان میں قلم کے ذریعے لڑی جاتی ہے گویا۔

ایک طرف باطل نظریات و افکار رکھنے والے رائٹر ہیں تو دوسری طرف اسلامی نظریات کا پرچار کرنے والے داعیاں لیکن ہمارا عمومی پرنٹ میڈیا اسلامی سوچ و فکر کی ترویج کے بجائے عوامی رو میں بہہ چکا ہے اور مغربی ساخت پرداخت میں مکمل طور پر ڈھل چکا ہے۔ فحاشی کا فروغ عام ہے' خلاف شریعت خبروں اور بیانات کو نمایاں کوریج دی جاتی ہے اور بسا اوقات آواز حق کو دبا دیا جاتا ہے اور خرید و فروخت تک مسئلہ

بن جاتا ہے۔ فضول کھیلوں میں قوم کو مست کرنے والے قوم کا وقار بن جاتے ہیں' گھروں سے بھاگی ہوئی لڑکیاں مظلوم بن جاتی ہیں' گھر بار سے آزاد عورتیں حقوق نسواں کی چیمپئن کہلانے لگتی ہیں اور جنہیں صحیح طور پر ان کے خاندان والے بھی نہ جانتے ہوں' وہ عوامی لیڈر اور معروف ترین شخصیات کے نام سے پہچانے جانے لگتے ہیں' قوم کو بے حیائی اور عریانی میں مبتلا کرنے والے بڑی عزت کے ساتھ خود کو ذہکار باور کراتے ہیں اور ان کا کنجرپن ملک و قوم کی تہذیب و ثقافت کا نام پاتا ہے۔ آپ کے پاس اگر پیسہ ہے تو دو آدمیوں کی ملاقات کو بھی ایک طوفان یا اجتماع ثابت کیا جاسکتا ہے' اس کے لئے محض آپ کو پریس کلب' پریس کانفرنس' یا پرنٹ میڈیا کی فیس ادا کرنی ہوگی' بس پھر سب کام آٹو میٹکلی طور پر انجام پاجائیں گے اور اگر آپ کی جیب میں چند ایک خریدے ہوئے صحافی یا اہل قلم نہیں ہیں ان کے لفافے ماہانہ منتھلی اور دعوتیں نہیں ہیں تو پھر آپ کے لاکھوں کے مجمع کو بھی کارنر میٹنگ قرار دے دیا جائے گا' اور اس طرح آپ عوامی لیڈر بننے سے محروم رہ جائیں گے۔

فحاشی کے فروغ کے اسباب و ذرائع:

شہید پاکستان حکیم محمد سعید صاحب مرحوم اپنے سفرنامے داستان امریکہ میں لکھتے ہیں:

میرے نوجوانو! آؤ اب صحافت کی بات کریں' میں نے ایک مرتبہ اپنا تردیدی بیان جاری کیا۔ اس میں ذیل کا جملہ بھی شامل ہے:

"میں پاکستان میں یہودیت کی تائید نہیں کرسکتا۔"

وطن کے نوجوانو! ذرا تم بھی غور کرو کہ پاکستان کے کم از کم نو بڑے اخبارات نے میرے تردیدی بیان میں سے یہ جملہ خارج کردیا۔

حکیم محمد سعید کے ان الفاظ سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارے اخبارات کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ یہودیت کی تائید کا مطلب ہے۔ مرد کی مرد سے شادی کی تائید کرنا چاہتا ہے اور عورت کی عورت سے شادی کی تائید سیکس فری کی سوسائٹی کی تائید اسلامی تعلیمات سے فرار کی تائید وغیرہ ہمارے ملک کے اخبارات فحش تصاویر شائع کرتے ہیں جو نوجوان لڑکوں کے لئے کسی میٹھے زہر سے کم نہیں شاید ہی کوئی ایسا دن ہو جب انہی اخبارات میں گینگ ریپ' کمسن بچے یا بچی سے زیادتی کی خبریں شائع نہ ہوتی ہوں۔ بدقسمتی سے ہمارا پرنٹ میڈیا نوجوان لڑکیوں کو شوبزنس جیسی شیطانی دنیا میں گھسیٹنے کی بھرپور کوششوں میں مصروف ہے کہ آؤ جاذبِ نظر اور بڑے بڑے رنگین صفحات کی زینت بن جاؤ' ان کے نزدیک یہ عورت کی ترقی ہے کہ وہ میک اپ میں لدی اور لتھڑی' بے حیائی کا نشان بن جائے۔

شیطان نے ترکیب تنزل یہ نکالی
کہ تم شوق ان سب کو ترقی کا دلا دو

انہی اخبارات میں بدنام زمانہ فلمی اداکاروں کو بھولی بھالی (معصوم) اور شریف خاندان کی لڑکیاں بناکر پیش کیا جاتا ہے اور یوں لفاظی کی جاتی ہے کہ گویا دختران مشرق کے لئے شوبزنس سے کوئی اچھا شعبہ ہے ہی نہیں۔ انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض صحافی یہ تک ثابت کرنے کی کوشش کرچکے ہیں کہ اسلام اس واہیات شعبے کے خلاف نہیں ہے۔ دراصل یہ لوگ ہماری پاکیزہ بہنوں اور بیٹیوں کو بھرے بازار میں کھڑا کردینے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ قرآن حکیم میں واضح طور پر پردے کے سنہری احکام موجود ہیں' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے مسلمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں چاکر رکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی۔"

حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو پرنٹ میڈیا فحاشی کے فروغ کے ذریعہ بن رہا ہے اور دوسری طرف ریپ کی خبریں شائع کرکے معاشرے میں بگاڑ کو مزید پھیلا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس گھناؤنے فعلِ بد میں پست خیال مردوں اور شہرت کی بھوکی خواتین کا بھی حصہ ہے۔

رہا مسئلہ الیکٹرانک میڈیا کا تو اس کے بارے میں گزشتہ سطور میں واضح طور پر لکھ چکا ہوں کہ وہ پرنٹ میڈیا سے بھی چار ہاتھ آگے ہے شاید اکیسویں صدی میں فحش فلمیں بھی نشر ہونے لگیں کیونکہ یہ میڈیا بیرونی چینلز کا مقابلہ جو کررہا ہے' چنانچہ ہر ڈرامے میں محبت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ ٹی وی پر بدنام زمانہ اداکارائیں معزز شخصیات کے ساتھ جلوہ افروز ہورہی ہیں۔ ٹی وی والے ان اداکاراؤں کی اتنی عزت افزائی کرتے

باقی صفحہ ۱۸ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

فتنہ گوہر شاہی کے خلاف قائد ختم نبوت مولانا احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ العالی نے کامیاب قانونی اور آئینی طور پر عدالتی میدان میں عبرتناک شکست سے دوچار کر کے امت مسلمہ کو ایک خوفناک اور بین الاقوامی سازش سے محفوظ رہنے کا سامان کر دیا (شفیع الرحمٰن احرار)

کراچی (نمائندہ خصوصی) فتنہ گوہر شاہی کی ریشہ دوانیوں اور تخریب اسلام سرگرمیوں کے خلاف قائد ختم نبوت حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ کے دائر کردہ مقدمہ کا عدلیہ نے تاریخ ساز فیصلہ کا اعلان کر دیا تو توحید و ختم نبوت اور اسوۂ صحابہؓ کے علمبردار مسلمانوں کی عظیم کامیابی قرار دیتے ہوئے جناب شفیع الرحمٰن احرار نے کہا کہ ہم مجاہد ختم نبوت مولانا جناب احمد میاں حمادی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور معاونین سمیت عدلیہ کے ذمہ داران کی جرأت و ہمت اور استقامت بھی قابل تحسین و قابل داد ہے۔ الحمد للہ! اس اہم اور تاریخ ساز فیصلہ کے نتیجہ میں نئی نسل کو فتنہ گوہر شاہی سے متعلق اشکالات اور سوالات کا کافی و قانونی دستاویز مہیا ہو گئی ہے انشاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ تصوف اور پیروی مریدی کی آڑ میں تخریب اسلام کی تحریک جو ختم نبوت مہدی جیسے مقدس عقیدہ پر شب خون مار کر فری مسین تحریک کے مقاصد کے عین مطابق انجمن سرفروشان اسلام جیسے پر فریب نام کی آڑ میں جاری تھی۔ نوجوانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے اسلامی احکام میں تحریف و تبدیل کر کے نماز' روزہ' حج و زکوٰۃ جیسی عبادات کا انکار شراب کی حرمت کا انکار کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کلمہ توحید پڑھے بغیر بھی اللہ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں' خواہ آپ کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو۔ چاند' سورج اور دیگر سیاروں پر گوہر شاہی کی شبیہ آ رہی ہے' حجر اسود پر میری شبیہ ہے اور جب سے سعودی گورنمنٹ نے حجر اسود سے میری شبیہ کو مٹایا ہے کسی کا بھی حج نہیں ہوا' بلکہ موقوف ہو گیا ہے امریکہ کے ہوٹل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے کا دعوٰی۔ دراصل یہ سب دعاوی قادیانیت کا چربہ ہے مگر حضرت مولانا احمد میاں حمادی مجاہد ختم نبوت نے بروقت قانونی اور آئینی مقدمہ درج کر کے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد خبیثہ کو چیلنج کیا گوہر شاہی اور اس کی ذریت کی قانونی حیثیت کا تعین کر دیا ہے کہ انشاء اللہ اس فیصلہ کے بعد یہ کسی بھی مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ نہیں ڈال سکے گا۔ ہم اس مقدس مشن کی کامیابی کے لئے آپ کے ہمسفر ہیں' قادیانیوں اور گوہر شاہی فتنہ کا تعاقب جاری رہے گا

قادیانیوں کے اخبار و جرائد "الفضل و انصار اللہ" کو فوری طور پر ضبط کیا جائے' قادیانیوں کی کفریہ تبلیغی سرگرمیوں کی روک اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی خلاف ورزی کا سدباب وقت کا اہم تقاضا ہے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر میں منعقدہ اہم اجلاس میں حکومت پاکستان سے مطالبات

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ ہفتہ بعد از نماز ظہر دفتر ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد شرکا نے قادیانیوں کے اخبار و جرائد الفضل' انصار اللہ وغیرہ کی کفریہ تبلیغی شر انگیزی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی سے باز رکھنے کے لئے موثر قانونی کارروائی کی جائے اور فوری طور پر قادیانی اخبار و جرائد پر پابندی عائد کی جائے۔

اس سلسلے میں حضرت مولانا غلام مصطفٰی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کی قیادت میں ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر جھنگ سے ملاقات بھی کی۔ مذکورہ بالا اجلاس میں کئی اہم فیصلے بھی کئے گئے جن میں حسب سابق چناب نگر کے گرد و نواح میں لٹریچر کی تقسیم' مختلف جامع مساجد میں جمعہ کے خطابات اور خصوصی ملاقاتوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

☆☆............☆☆

قادیانیت جھوٹ ارتداد اور زندیقیت کا پلندہ ہے

میں عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل ایمان و یقین صادق کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد میرا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے (نو مسلم ریاض احمد بشیر)

کراچی (نمائندہ خصوصی) آج مورخہ ۱۷/ اپریل ۲۰۰۰ء کو ریاض احمد بشیر لیاقت اشرف کالونی کراچی کے رہائشی سابق قادیانی نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب کے دست حق پرست پر ایک کثیر تعداد لوگوں کی موجودگی میں بغیر کسی دباؤ جبر و اکراہ کے پوری آزادی کے ساتھ اسلام قبول کر لیا ہے۔ موصوف نے قبول اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد اپنے تاثرات میں کہا کہ قادیانیت 'بے حیائی' عریانی و فحاشی کا مرکب ہے اور جھوٹ 'زندیقیت اور ارتداد کا پلندہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون 'کذاب' دجال کافر مرتد اور زندیق تھا۔ موصوف کے قبول اسلام کے بعد حضرت مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' محمد انور رانا' مفتی نعیم امجد سلیمی' عبداللطیف طاہر' قاری منظور احمد' جمال عبدالناصر شاہد' ریاض الحق' تنویر احمد' کمال شاہ' رانا عبدالستار اللہ وارث' حکیم محمد سعید انجم اور دیگر حاضرین و عملہ دفتر نے سعادت مند نو مسلم ریاض احمد بشیر کو دلی مبارک باد پیش کی اور موصوف کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرکز نبوت ہیں' تمام انبیأ کرامؑ نے دائرہ مکمل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کا اعلان کیا (مولانا علاؤالدین)

ڈی آئی خان (قاری امداداللہ محمود) دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مہتمم اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا علاؤالدین نے کہا کہ ہمیں اتفاق و اتحاد کے ساتھ کفریہ طاقتوں کے مقابلے کے لئے میدان عمل میں آنا ہوگا' جہاد اور دہشت گردی کو گڈمڈ کرنے والوں کی زبان سے یہود و نصاریٰ کے الفاظ نکل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود گرامی پر ختم ہو چکی' نبی علیہ السلام دائرۂ نبوت کا مرکز ہیں اور تمام انبیأ کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد دائرۂ نبوت کو مکمل کیا ہے' مرکز نبوت تو پہلے ہی موجود تھا اور قیامت تک باقی رہے گا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اب نئی نبوت نہیں چلے گی کیونکہ حضور علیہ السلام ہی خاتم النبیین ہیں۔ مولانا موصوف نے مزید کہا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح ہم آج بھی ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مر مٹنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں مرزائیوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہم تو ان کو جہنم سے بچانے کے لئے ہمدردی کر رہے ہیں اور اسلام پر ہونے والے حملوں کا توڑ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کو استقامت اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا اللہ بخش صدیقی بھی رحلت فرما گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون)

مدرسہ صدیقیہ بھل (ضلع بھکر) کے بانی عالم باعمل ۳/ مارچ ۲۰۰۰ء کو طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت' خوبرو' ملنسار' باکردار' عالم باعمل تھے' اپنے گرد و نواح کے اضلاع میں مقبول و معروف مبلغ دین اسلام کی حیثیت سے نمایاں شہرت رکھتے تھے۔ علاقہ بھکر میں آپ کا وجود ایک نعمت تھا' علاقہ میں آپ کی رحلت کی وجہ سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔

اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا محمد علی صدیقی' ڈاکٹر دین محمد فریدی اور دیگر تمام احباب ختم نبوت نے مولانا کے لواحقین و پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ تمام قارئین ختم نبوت سے بھی ایصال ثواب اور بلندیٔ درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قارئین سے ضروری گزارش

جو احباب ختم نبوت باقاعدہ طور پر ہفت روزہ "ختم نبوت" کے قاری ہیں ان کے نام کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں' ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں' جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور منی آرڈر' ڈرافٹ' چیک وغیرہ بنام: ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں' شکریہ۔ (ادارہ)

قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم کو عبوری آئین میں تحفظ دیا جائے

ختم نبوت کانفرنس لاہور میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام کے خطابات

لاہور (قاری محمد رمضان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسجد عائشہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اعظم طارق' مولانا اللہ وسایا' مولانا امجد خان' مولانا عبدالقادر آزاد' لیاقت بلوچ' محمد خان لغاری' مولانا اجمل قادری' مولانا ضیاء اللہ شاہ' مفتی محمد جمیل خان' حافظ ریاض درانی' مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں آئین معطل ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور انہوں نے برملا اس کا اظہار شروع کر دیا ہے کہ اب پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کوئی قدغن نہیں۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ جس طرح عبوری آئین میں دیگر اسلامی دفعات امتناع قادیانیت آرڈی نینس' قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی آئینی ترمیم کو عبوری آئین کا حصہ بنایا جائے۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں جو قابل تشویش حد تک بڑھ چکی ہیں پر پابندی عائد کی جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے تاکہ قادیانی گروہ' عیسائی مشنریاں اور صیہونی قوتیں مسلمانوں کو مذہب سے ہٹانے کی کوشش نہ کر سکیں' کلیدی عہدوں کی وجہ سے قادیانی گروہ ملک اور بیرون ملک فوائد حاصل کر کے اسلام اور ملک کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے' اس لئے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے کہ ان علماء کرام نے مزید کہا کہ اگر مغربی قوتوں کی سرپرستی میں آکر قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو وہ عیسائیت کو پاکستان میں فروغ دے دیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگانے کی کوشش کریں گے تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے۔ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قانون یا آئینی ترمیم کے محتاج نہیں اور اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہ فوجی ہونے کے ناطے مسلمانوں کو خواہش کے خلاف کسی ایسے قانون کو منظور کرے گی جس کی وجہ سے اسلامی دفعات ختم ہو جائیں یا قادیانیت سے متعلق ترامیم منسوخ ہو جائیں تو اس سے بڑی حماقت اور کوئی نہیں ہو گی۔ مسلمانوں نے انگریزوں کے جبر و ظلم کے دور میں بھی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے مارشلائی دور میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور کرایا۔ وہ موجودہ فوجی دور میں بھی جرأت رکھتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں قربان کریں۔ حکومت ملک کو سیکولر بنانے کا خیال چھوڑ دے' فوری طور پر جمعہ کی چھٹی بحال کرے' این جی اوز کی سرگرمیوں پر قدغن لگائے' سودی نظام کے خاتمے کے لئے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل کرے ریڈیو' ٹی وی اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فحاشی اور عریانی کا خاتمہ کرے' ملک میں فوری طور پر اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کرے بصورت دیگر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے اجلاس میں موجودہ حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کیا جائے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

اسی طرح اگر مغرب کو خوش کرنے کے لئے جہادی قوتوں پر پابندی لگانے یا جذبہ جہاد کو کچلنے کا پروگرام ترتیب دیا گیا تو اس کی مداخلت کی اور موجودہ حکومت کے اسلامی اقدام کو چیلنج کیا جائے گا اور جہادی قوتوں کی حمایت مذہبی فریضہ کے طور پر جاری رکھی جائے گی۔ علماء کرام نے کشمیر' چیچنیا میں بھارت اور روس کی جانب سے مظالم اور درندگی کی مذمت کرتے ہوئے عالم اسلام سے مطالبہ کیا کہ ان دونوں ملکوں کی آزادی کے لئے ان مجاہدین کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتے ہوئے بھارت اور روس کی مذمت کرے۔

قراردادیں:

(۱)...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا' سزائے موت نافذ کی جائے۔

(۲)...... قادیانی چونکہ جہاد کے منکر ہیں' اور فوج جہاد کے لئے ہوتی ہے لہٰذا فوج سے اور سول سے بھی قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔

(۳)...... موجودہ حکومت نے جب آئین کی معطلی کا اعلان کیا' تو قادیانیوں نے خوشیوں کے شادیانے بجائے اگرچہ وزارت قانون نے ایک سرکلر کے ذریعہ وضاحت کی ہے کہ ختم نبوت سے متعلق تمام ترامیم برقرار ہیں' لیکن یہ اجتماع اس وضاحت کو ناکافی سمجھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ خصوصی آرڈر کے ذریعہ اس قانون کو پی سی او میں تحفظ فراہم کیا جائے۔

(۴)...... ارتداد پر مشتمل قادیانی لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

(۵)...... قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے مینار' محراب اور تاج وغیرہ گرائے جائیں۔

(۶)...... سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے جائیں۔

☆☆......☆☆

سعودی عرب دیگر اسلامی ممالک کی طرح قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیں (مولانا فقیر محمد)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے عرب لیگ کے سربراہ اور تنظیم اسلامی کانفرنس (او آئی سی) ہیڈ آفس جدہ سعودی عربیہ کے چیئرمین سے اپیل کی ہے کہ: انگریزی پنجابی جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اعظم غیر مسلم کے پیروکاروں کو پاکستان کی طرح عرب و دیگر اسلامی ممالک بھی سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مسلمانوں کو مرتد کر کے قادیانی مرزائی احمدی بنانے پر مرتد کی شرعی سزا موت مقرر کی جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کر کے مینار' محراب ختم کئے جائیں' ہر سطح پر قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی لگائی جائے۔

انہوں نے کہا کہ انگریز نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے بھارت کے قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ' ضلع گورداسپور کے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا تھا جس نے ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کو بھارت کے شہر لدھیانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا' جس پر بھارت کے علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا تھا اور نبوت کا دعویٰ کرنے پر مرزا غلام احمد قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیا تھا اور یہ نجس جعلی نبی ایک مباہلہ کے نتیجہ میں ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور برانڈرتھ روڈ احمدیہ بلڈنگ کے ایک کمرہ میں دستوں' ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر ٹٹی خانہ میں مر گیا تھا اور اس کی لاش کو قادیان لے جا کر قادیانیوں کے مرگھٹ میں دبادیا تھا۔ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان قائم ہونے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی آنجہانی کی اولاد مرزا بشیر الدین محمود قادیانی غیر مسلم آنجہانی سمیت پاکستان آگئے اور انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے جعلی نبی کی اولاد کو آباد کرنے کے لئے ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ قصبہ ڈھگیاں میں ۱۰۳۴ ایکڑ سرکاری اراضی ایک آنہ مرلہ دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے کل ۱۰۳۴۰ روپے ٹوکن قیمت لے کر جاگیر عطا کی تھی' وہاں آباد ہونے والے قصبہ کا نام ربوہ رکھا گیا' جس کے بعد مرزائیوں نے حکومتی عہدوں پر قبضہ کر کے حکومت کرنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے جس پر مسلمانوں نے ۱۹۵۳ اور ۱۹۷۴ میں قادیانیوں کے خلاف زبردست تاریخی تحریکیں چلائیں اور بالآخر قومی اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں/ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور ۴/فروری ۱۹۹۹ء کو حکومت پنجاب نے ربوہ کا نام تبدیل کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تجویز پر چناب نگر رکھا۔

☆☆..........☆☆

بلاعنوان

نعیم صدیقی

اکیلا لڑ رہا ہوں میں
مری کوئی سپر نہیں
کھلی فضا میں ہوں کھڑا!
کوئی بھی مورچہ نہیں
ادھر سے کچھ ادھر سے کچھ برس رہے ہیں مجھ پہ تیر
فرار کی بھی رہ نہیں
کوئی پناہ گاہ نہیں
میں کس قدر نحیف ہوں
زبان پر لاالہ ہے.....!
اسی خون عزم نو رگوں میں پارہا ہوں میں
کہ عرصہ جہاد میں' مری خودی نہ کھائے خم
بدن پرست دور کا یہ تیز گام قافلہ' اچھالتا کا ناچتا
پہنچ گیا کہاں تلک!
خدا پرست قوم کی حیا کی پاک گود میں' پلی ہوئی یہ بیٹیاں
یہ مائیں بہنیں بیویاں!
اب ان کا حشر دیکھئے!
عجیب سحر کا شکار سادہ لوح لڑکیاں
یہ زلف کی سیہ گھٹا' یہ قہقہوں کی بجلیاں
یہ اک ہجوم ایک نشور
مرا دل ستم زدہ...... مری ہی جان کے لئے...... بڑا ستم شعار ہے
مرا دل ستم زدہ' مری ہی جان کے لئے بڑا ستم شعار ہے!!

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف..... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب..... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج..... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د..... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغؒ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ..... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ الحسینیؒ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۷۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون: 514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک روزہ سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

یکم صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۶ مئی ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوت ملتان

زیر سرپرستی

پیر طریقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

زیر صدارت

حکیم العصر حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مہمانان گرامی!

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم	حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی
حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی	حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر	حضرت مولانا عبدالغفور حقانی
حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب
حضرت مولانا عبدالبر محمد قاسم صاحب	حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب	حضرت مولانا محمد اشرف صاحب مانکوٹ
حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب	حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	حضرت مولانا احمد بخش شجاع آبادی
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب

اہل اسلام سے جوق در جوق شرکت کی استدعا ہے!

مرکزی ناظم اعلیٰ

الداعی الی الخیر: (حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری 514122